بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, the 11th December, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 5.15 p.m. with Mr. Deputy Chairman (Makhdoom Sajjad Hussain Qureshi) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝ لَهٗ
مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ۝
هُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالۡبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ۝

(پ ۲۷ ۔ سورہ الحدید آیات ۱ تا ۳)

شروع کرتا ہوں اللہ کے پاک نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے

ترجمہ : اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی
عزت وحکمت والا ہے ۔ اسی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ،
چلاتا ہے اور مارتا ۔ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ۔ وہی اول وہی
آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Wednesday, the 11th December, 1985

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (State Bank Building), Islamabad, at 5.15 p.m. with Mr. Deputy Chairman (Makhdoom Sajjad Hussain Qureshi) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَهُ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

(پ ۲۷ - سورہ الحدید آیات ۱ تا ۳)

شروع کرتا ہوں اللہ کے پاک نام سے جو نہایت مہربان اور رحم کرنیوالا ہے

ترجمہ: اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی
عزت و حکمت والا ہے۔ اسی کیلئے ہے آسمانوں اور زمین کی سلطنت،
چلاتا ہے اور مارتا۔ اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ وہی اول وہی
آخر وہی ظاہر وہی باطن اور وہی سب کچھ جانتا ہے۔

QUESTIONS AND THEIR ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین :- سوالات ۔ سوال نمبر ۲۲۴ ۔ محترم سید عباس شاہ صاحب

GAS SUPPLY TO N.W.F.P.

224. ***Syed Abbas Shah :*** Will the Minister for Petroleum & Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that NWFP is being gtiven only 5% of the total gas produced in the country ; if so,

(b) whether there is any scheme under the consideration of Government to lay gas line to the Bannu District to meet the demand of future Industries there ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) No.

(b) No.

سید عباس شاہ: کل گیس کا کتنا حصہ مل رہا ہے؟

Dr. Muhammad Asad Khan : The Provinces are getting 6.6% of the .... (Interruption).

سید عباس شاہ: جناب والا! اگر جواب صحیح طور پر دے سکیں تو بہتر ہوگا۔

Dr. Muhammad Asad Khan : 2.8% of the total gas produced in the country.

سید عباس شاہ: ضمنی سوال جناب ۔ کیا وزیر موصوف صاحب کچھ مہربانی صوبہ سرحد پر کریں گے تاکہ پاکستان کی یہ نعمتیں اس ترقی پذیر علاقے کی طرف بھی رخ کریں۔

ڈاکٹر محمد اسد خان: جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تناسب براہ راست گھریلو صارفین کو متاثر نہیں کرتا ۔ تناسب کچھ سالوں سے اس لئے کم ہو گیا ہے کہ ہم نے سیمنٹ پلانٹس اور شوگر ملز کو گیس کے متبادل ایندھنوں میں، پالیسی کے تحت تبدیل کر دیا ہے ۔ ہمارے اس سلسلے میں حکومت صوبہ سرحد کے ساتھ معاہدے ہیں، گیس کے استعمال کو بڑھانے کے سلسلے میں

تاکہ دوسرے صارفین کو بھی گیس مہیا کی جا سکے ۔ ہماری کچھ مجبوریاں ہیں ۔ اس کے لئے بہت سا سرمایہ چاہیئے اور گیس کی مقدار بھی کافی نہیں ۔ لیکن بہرحال ہم پوری کوشش کریں گے اور کر رہے ہیں کیونکہ ہمیں صوبہ سرحد بہت عزیز ہے ۔

قاضی حسین احمد: جناب والا ! کیا محترم وزیر صاحب بتائیں گے کہ غور کرنے میں کیا حرج ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم غور بھی نہیں کر رہے تو غور کرنے میں کیا دقت ہے ۔ غور تو کیجئے ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان: جناب چیئرمین ! شاید معزز سینیٹر نے میری بات غور سے نہیں سنی ۔

قاضی حسین احمد: آپ نے لکھا ہوا ہے کہ ہم بنوں کو گیس لائن فراہم کرنے کی سکیم پر غور نہیں کر رہے ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان: اس کا جواب میں آپ کی خدمت میں عرض کر دیتا ہوں ۔ میں نے اسکی feasibility تیار کروائی تھی ۔ وہ system extend کرنے کے لئے ہمیں ۲۳۱ ملین روپے کی ضرورت ہے ۔ اور یہی ہماری مجبوری ہے ۔ غور تو ہم کر رہے ہیں بلکہ غور کر چکے ہیں میں آپ کو مایوس نہیں کرنا چاہتا تھا کہ غور کرنے کا نتیجہ یہ نکلا ہے ۔

Mr. Muhammad Ali Khan Hoti : Supplementary Sir, What is the total share of Frontier in allocation of gas to that area ?

Dr. Muhammad Asad Khan : I responded to that question.

Mr. Hasan A. Shaikh : Supplementary question Sir. The honourable Minister recently gave the statement that fresh supply fields have been discovered. Is it correct ?

Dr. Muhammad Asad Khan : Some fields have been discovered in the last few years but all of those need to be developed, all of those need to be connected to the distribution system, also we have to look at the management of the gas distribution and supplies in a futuristic sense. One can not extend the system to a point that your entire reserves get exhausted over a short period of time. We have to do

future planning also. There are many parameters which constrain our decision-making. I could go actually into details of all those parameters but in order to save the time of this august House, I thought, I would not go into all those details, however, the honourable Member can be assured that we are trying to do our best in these areas.

سید عباس شاہ : کیا وزیر صاحب ہمیں صوبہ سرحد کے عوام کی تسلی کے لئے بتا سکتے ہیں کہ آئندہ صوبہ سرحد میں گیس کی سپلائی کے کیا منصوبہ جات ہیں ۔ کیونکہ ہمارے عوام میں کافی مایوسی ہے ۔ ہمیں کیوں اس نعمت سے محروم کیا جا رہا ہے ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان : اس کے لئے ہمارے ریجنل دفاتر ہر سال کنکشن کے لئے کوٹہ مقرر کر دیتے ہیں ۔ اس کے بعد کون سے Areas میں گیس دی جائے گی ، یہ سارا کام ہمارے ریجنل دفاتر کرتے ہیں ۔ ہم اس وقت کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ایسی جگہوں کو گیس سپلائی کریں جہاں کہ ٹرانسمشن اور ڈسٹریبیوشن پر زیادہ اخراجات برداشت نہ کرنے پڑیں ۔ اس سلسلے میں میں ایک correction بھی کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب چیئرمین ! آپ کی وساطت سے ، میں نے ابھی عرض کیا تھا کہ بنوں کی feasibility یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہاں کی کاسٹ ۲۳۱ ملین روپے ہو گی مگر actually یہ ۲۳۱ ملین cast transmission line کی کاسٹ ہے اسکے distribution کی کاسٹ ۲۲۷ ملین روپے ہے ۔ اس طرح کل کاسٹ ۴۵۸ ملین روپے ہے ۔

Total cost is 458 million Rupees including foreign exchange component of 183 million Rupees for extension of the gas distribution to Bannu. I think it is quite clear from it, how expensive these things are.

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : Sir, Supplementary question, could he tell us when they will be supplying gas to Mir Khas because often the President and the Prime Minister have been promising to supply Sui Gas to Mirpur Khas Sir.

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman Sir, I will require fresh notice for this.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال ۔

سید عباس شاہ : ایک ضمنی سوال اور پوچھنا چاہتا ہوں ۔

ایک معزز رکن : آپ نے اگلا سوال پکار دیا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں کوئی بات نہیں ، سوال پوچھ لیں ۔

سید عباس شاہ : میں ایبٹ آباد کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس شہر کو کب لائن دی جا رہی ہے کیونکہ اس کیلئے estimate بھی بن چکا ہے اور میرے خیال میں اس پر کچھ progress بھی ہو رہی ہے تو اس لئے اگر آپ ہمیں ایبٹ آباد کے متعلق بتا سکیں تو مہربانی ہوگی ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان : یہ فریش سوال ہے یا اسی سوال کے متعلق ضمنی سوال پوچھ رہے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اسی سوال کے متعلق ہے ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان : میرا خیال تھا کہ شاید آپنے supplementary ختم کر دیئے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ان کو ضمنی سوال لیٹ یاد آیا ہے ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان : ایبٹ آباد کے لئے ہم نے ایک سکیم تیار کی ہے ۔ یہ میں آپ کو اپنے حافظہ سے بتا رہا ہوں کیونکہ یہ سوال کا حصہ نہیں تھا اس لئے بعد میں ہر لفظ کی صحت پر question نہ کیجیئے گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے اس کے لئے فریش نوٹس درکار ہوگا ۔ اگلا سوال ، سید عباس شاہ صاحب ،

INSTALLATION OF TUBEWELLS IN BANNU UNDER SCARP PROGRAMME

225. ***Syed Abbas Shah :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether it is a fact that Wapda started as part of its SCARP programme a scheme at Bannu to install 600 tube wells but later on, 175 tube wells were installed and the scheme was abandoned ;

(b) if so, the reasons for leaving the proposed project incomplete ; and

(c) whether there is any proposal under the consideration of the Government to restart the installation of the remaining tubewells, to save the fertile lands of Bannu from salinity and water-logging ?

Mir Zafarullah Khan Jamali : (a) Wapda as a part of its SCARP programme took up a scheme for Bannu area to install 175 tubewells (not 600 tubewells) besides improving and remodelling a net work of 66 miles of surface drains. This scheme has since been completed and implemented fully.

(b) does not arise.

(c) does not arise.

سید عباس شاہ: میں سوال کے جزو "ج" کے متعلق پوچھ رہا ہوں جواب دیا گیا ہے کہ سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی بھی بنوں کے لئے کوئی ٹیوب ویل لگانے کی سکیم تیار نہیں کی جائے گی۔ کیا میں یہ پوچھ سکتا ہوں کہ اس کا مطلب یہی لیا جائے۔

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب والا! میں نے ان کے سوال کا جواب دیا تھا۔ ان کا سوال تھا ۶۰۰ ٹیوب ویل لگنے تھے جن میں سے ۱۷۵ لگے تھے اس طرح باقی کب لگیں گے۔ میرا جواب یہ ہے کہ جب کل لگنے ہی ۱۷۵ تھے تو پھر ۶۰۰ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سید عباس شاہ: جناب، میں نے کہا ہے کہ

Whether there is any proposal under the consideration of Government.

Mir Zafarullah Khan Jamali : Sir, not at the moment, but we will consult the Frontier Government if there is any proposal for future.

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگلا سوال، میر علی نواز خان تالپور۔

FORMATION OF OUT OF TURN ALLOTMENT COMMITTEE

226. ***Mir Ali Nawaz Khan Talpur :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Pakistan Allocation Rules 1971 provide for the formation of out of turn Allotment Committee, for out of turn allotment of accommodation to Federal Government employees in Islamabad/Rawalpindi ;

(b) whether it is a fact that no meeting of the said Committee has been convened since the 23rd March, 1985 ; and

(c) whether it is a fact that without any formal notification in this behalf the P.S. to the Minister, O.S.D., Estate Officer and the Section Officer (IC) perform the functions of the Out of Turn Allotment Committee ?

Syed Yousaf Raza Gilani : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) No.

قاضی حسین احمد: کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ آوٹ آف ٹرن کمیٹی کا کیا مطلب ہے، یہ ذرا سمجھا دیں۔

Syed Yousaf Raza Gilani : Under Rule 81 of Pakistan Allocations Rules 1971 provides for formation of Out of Turn Allotment Committee for out of turn allotment of accommodation to Federal Government employees. This is the Committee which is formed in special cases.

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگلا سوال۔

EROSION OF LAND DUE TO FLOODS IN KURRAM RIVER

227. ***Malik Faridullah Khan (Put by Syed Abbas Shah) :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether floods in the Kurram river during the last few years have eroded some of the most fertile lands of Bannu District ;

(b) whether there is a direct threat of flood to Sorani, Bazar Ahmed Khan, Nezam Dharma Khel, Jando Khel, Shahbaz Azmat Khel, Sada Khel, Shamshi Khel, Kot Baily, Kot Daim, and Kot Barira; and

(c) whether Government has any proposal to protect these villages under its special flood programme ?

Mir Zafarullah Khan Jamali : (a) This is a usual phenomena in riverian areas. River Kurram has been eroding lands in Bannu district in the last few years. The provincial Government has made a comprehensive plan for the protection of these lands. The plan is being implemented in phases. Phase-I has been completed in 1983 at a cost of Rs. 11.631 million. A scheme under Phase-II costing Rs. 5.32 million is likely to be completed by end of the current financial year. The other scheme (Phase-II) costing Rs. 17.8 million is under process and is likely to be under-taken next year (1986-87).

(b) The NWFP Government have intimated that these villages are threatened by the flood waters of River Kurram. The villages are not covered by the schemes mentioned above.

(c) The NWFP Government are in the process of developing schemes to protect these villages.

سید عباس شاہ: کیا وزیر صاحب اس چیز پر غور فرمائیں گے کہ ٹوٹل amount جو اب تک خرچ ہوئی ہے وہ تقریباً ۳۰ ملین سے بڑھ رہی ہے - اور ایسی سکیمیں موجود ہیں جیسے کہ کرم تنگی، کرم ڈیم Protection سے جس سے فائنلی اگر کرم ڈیم کے weirs بنائے جائیں تو ایک تو اس سے سارے villages protect ہو سکیں گے اور ہمارا جو recurring خرچہ ہے flood protection سے وہ بھی بچ سکے گا - تو میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کرم تنگی سکیم کو زیر غور لایا جا سکتا ہے کہ نہیں ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب والا! اگر ہمیں صوبائی حکومت اس سکیم کو زیر غور لانے کے لئے کہے گی تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے -

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال ، قاضی عبداللطیف صاحب ۔

CHASHMA RIGHT-BANK CANAL

228. ***Qazi Abdul Latif (Put by Syed Abbas Shah) :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) the arrangements made for the protection of Chashma Right Bank Canal from the hill torrents of D. I. Khan and D. G. Khan;

(b) the volume of water in cusecs flowing in the five Zams of D.I. Khan, namely (1) The Tank Zam (2) Gomal Zam (3) Sheikh Hyder Zam (4) Chodhawan Zam and Drabon Zam during the years 1980 to 1985 each Zam separately, year wise ; and

(c) the steps taken to control these Zams ?

Mir Zafarullah Khan Jamali : (a) Chashma Right Bank Canal has been provided with adequate number of cross drainage works to safely pass the flood water coming down the hills in D.I. Khan and D.G. Khan. Adequate number of spurs shall also be constructed as part of the project to protect canal banks from erosion by flood water.

(b) In the last five years annual run off data for three out of five Zams has been compiled on behalf of Provincial Government of NWFP by the Planning and Investigation Division of WAPDA. Based on it, the average volume of water which flows through these Zams is as under :—

Tank Zam	135,000 to 199,000 Acre feet. annually.
Gomal Zam	330,000 Acre feet annually.
Daraban Zam	2,000 to 40,000 Acre feet annually.

WAPDA was not asked by the Provincial Government to collect hydraulic data of Hyder and Chodhawan Zams.

(c) during the Sixth Plan period WAPDA proposes to complete the data collection and investigations for dam sites on the Zams. Planning and investigation studies of Gomal Zam Project has

advanced to the extent that project feasibility has been established and the design criteria of the dam is being developed with the assistance of an international firm of dam experts.

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگلا سوال، کوئی ضمنی سوال نہیں۔

EXPENDITURES INCURRED ON C.I.I. FROM 1980 TO 1985 YEARWISE

229. ***Qazi Abdul Latif (Put by Syed Abbas Shah) :** Will the Minister for Religious Affairs and Minorities Affairs be pleased to state :

(a) the total expenditure incurred on the Islamic Council which was called as the Islamic Advisory Council at the time of its Constitution, in 1962 and the Council of Islamic Ideology under 1973 Constitution from 1980 to 30th October, 1985, year-wise ;

(b) the number of British made laws recommended by the Council for amendment so far in order to bring them in conformity with the principles of Islam as laid down in Holy Quran and Sunnah ;

(c) the number of persons appointed as Chairman of the Council from 1962 to 1985 alongwith the term of office each Chairman separately ; and

(d) the number of laws amended in the light of the recommendations of the Council ?

Mr. Maqbool Ahmad Khan : (a) The following amount is incurred upon the Council of Islamic Ideology since 1980 to 30th October, 1985.

Rupees	Year
1,678,336	1979-80
1,262,815	1980-81
2,051,903	1981-82
2,297,868	1982-83
2,809,952	1983-84
2,945,817	1984-85
360,065	1985-86
13,406,756	

(b) 78 British Laws are recommended for amendments and 9 laws are recommended for repeal or substitution.

(c) Justice Abu Saleh, Muhammad Akram 1st August, 1962 to 5th February, 1964.

(2) Allama Alla-ud-Din Siddiqui, 6th February, 1964 to 31st January, 1973.

(3) Chief Justice Hammud-ur-Rehman, 2nd February, 1974 to 1st March, 1977.

(4) Justice Muhammad Afzal Cheema, 26th September, 1977 to 26th May, 1980.

(5) Justice Dr. Tanzil-ur-Rehman, 27th May, 1980 to 31st May, 1984.

(d) 2 laws are repealed and 4 are substituted by new enactments. 16 laws are agreed to be amended by the Federal/Provincial Governments, out of which 7 are under process of amendment. In 8 laws amendments are not considered necessary as the recommendations are covered by other existing provisions.

The remaining laws are being referred to the Federal Shariat Court for review.

قاضی حسین احمد: جناب والا! کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر کارکردگی سے حکومت کی طرف سے اسلامی نظریاتی کونسل پر اتنا خرچ کرنے کے بعد اور اتنی محنت کے بعد اور ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد، یہ اس سے مطمئن ہیں۔

جناب مقبول احمد خان: یہ تو آدمی، آدمی پر منحصر ہے ہو سکتا ہے میں مطمئن ہوں اور قاضی صاحب مطمئن نہ ہوں - میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے کافی کام کیا ہے اور کافی محنت کی ہے ابھی تک تو میرا خیال یہی ہے -

قاضی حسین احمد: میں حکومت کی بات کرتا ہوں کہ انہوں نے اس پر جو عمل کیا ہے ۔

جناب مقبول احمد خان: میں نے یہی عرض کیا ہے کہ یہ آدمی آدمی پر منحصر کرتا ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ میں کہہ دوں کہ حکومت مطمئن ہے اور وہ کہیں کہ میں مطمئن نہیں ۔ تو وہ ذرا پڑھیں اور اس کے بعد مجھے بتائیں کہ آیا جو انہوں نے کارکردگی کی ہے اس سے وہ مطمئن ہوں تو حکومت بھی مطمئن ہے ۔ اگر وہ مطمئن نہیں تو ۔۔۔ (مداخلت)

قاضی حسین احمد: جناب والا! میری بات آپ نہیں سمجھ سکے ۔ آپ نے کہا ہے کہ ۷۸ ۔۔۔ (مداخلت)

جناب مقبول احمد خان: میرا خیال ہے ہم تو اس کارکردگی سے مطمئن ہیں ۔

قاضی حسین احمد: آپ مطمئن ہیں اس کارکردگی سے کہ ۷۸ میں سے دو قوانین کو آپ نے درست کر دیا ہے ۔ اس پر آپ مطمئن ہیں ۔

جناب مقبول احمد خان: بہرحال کوشش کر رہے ہیں جی ، آدمی ایک دو قدم جتنا بھی آگے چل سکے بہتر ہی ہے ۔

Mr. Deputy Chairman : Next question No. 230, Syed Abbas Shah.

NUMBER OF PETROL PUMPS SANCTIONED FROM APRIL TO AUGUST 1985

230. ***Syed Abbas Shah :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the total number of petrol pumps sanctioned from the 1st April to 8th August, 1985 ;

(b) whether the sanctions were accorded according to the existing rules ; and

(c) if the answer to (b) above be in the negative, the action taken to rectify the irregularity ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a), (b) and (c) Information is being collected and will be supplied in due course.

سید عباس شاہ: کب تک ۔

Dr. Muhammad Asad Khan : Actually some of the information is already available but I wanted to have it fully investigated.

Mr. Deputy Chairman : Next question No. 231, Mir Ali Nawaz Khan Talpur.

CULTURE, FOLKLORE, FOLK HERITAGE UNDER THE FEDERAL/PROVINCIAL DOMAIN

231. ***Mir Ali Nawaz Khan Talpur :** Will the Minister for Culture, Sports and Tourism be pleased to state :

(a) whether it is a fact that neither the Federal nor the Concurrent Legislative Lists mention culture, folklore, folk heritage or artistic activity to be under the Federal domain :

(b) whether it is also a fact that, according to the said provisions of the Constitution, the subjects of culture, folklore, folk heritage and artistic activity fall in the domain of Provinces ; and

(c) if the answers to (a) and (b) be in the affirmative, whether Pakistan National Council of the Arts and the Institute of Folk and Traditional Heritage under the Federal Government are in accordance with the provisions of the Constitution ?

Lt. Gen. (Retd.) Jamal Said Mian : (a) No.

(b) No.

(c) The question does not arise.

Mr. Deputy Chairman : Next Question.

PRODUCTION OF COAL IN BALUCHISTAN

150. ***Mr. Abdur Rahim Mirdad Khel :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) the total production of coal in Baluchistan ;

(b) the area of coal mines under public sector in Baluchistan ; and

(c) the procedure adopted for the allotment of lease ?

Dr. Muhammad Asad Khan : The question relates to matters falling within the jurisdiction of the Government of Baluchistan. The reply is based on the information obtained from Provincial authorities.

(a) 920,511 tonnes in year 1984-85.

(b) 8,656 acres.

(c) concessions for coal are granted by the Government of Baluchistan according to the procedure laid down in the Baluchistan Mining Concession Rules 1970.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا محترم وزیر صاحب یہ فرمانا پسند کریں گے کہ ان کے نجی مالکان جو ہیں ان کی سہولت کے لئے کیا مزید اقدامات کئے گئے ہیں میرا مطلب یہ ہے کہ وزیر محترم نے جو Figures بتائے ہیں ان کے نجی مالکان کو مزید مراعات دینے کا کیا طریقہ کار ہوگا۔

ڈاکٹر محمد اسد خان : آپ کا مزید مراعات سے کیا مطلب ہے ۔ کیا ان کا مطلب ہے کہ اضافی رعائتی areas' لینے کے لئے ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جی ہاں ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان : اس کے لئے میں نے عرض کیا کہ Baluchistan Mining Concession کے قواعد ۱۹۷۰ء کے مطابق یہ سلسلہ چل رہا ہے ہم اس چیز کو ہینڈل نہیں کر رہے، حکومت بلوچستان ہینڈل کر رہی ہے ۔ میں تو صرف اخلاقی طور پر یہ اطلاع آپ کو فراہم کر رہا ہوں ۔ اصل میں ہمارا یہ ایریا ہی نہیں ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : تو کیا وزیر محترم! یہ بیان فرمائیں گے کہ بلوچستان کے علاوہ کل کتنے ٹن پیداوار ہے پاکستان میں یعنی بلوچستان کے علاوہ، سرحد اور پنجاب اور سندھ میں ۔

ڈاکٹر محمد اسد خان : کوئلے کی پیداوار ۸۵-۱۹۸۴ میں (۱۰،۸۴۸،۳۷۹) ۔

CONSUMPTION OF SUI GAS FOR MANUFACTURING UREA FERTILIZER

151. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that in manufacturing one ton of Urea fertilizer, 40 MCF of Sui quality gas is consumed and that one ton furnace oil can be displaced by 41.8 MCF of Sui quality gas ; and

(b) whether in view of current export price of Urea and import price of furnace oil, it is not in the national interest to divert the quantities of gas presently being used in the manufacture of Urea fertilizer for purpose of export, for use as fuel in order to displace imported furnace oil ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) Yes.

(b) Yes. But practically it is not possible to divert entire gas from Urea plants for use as fuel in other industries because bulk of Urea is produced by the plants based on Mari gas which is not connected to the main transmission network. Besides, the low prices of Urea in the international market may be a short lived phenomenon, whereas national policies are always devised on long-term basis.

Mr. Abdul Majid Kazi : It has been admitted that it is in the national interest to divert gas into furnace oil instead of using it for production of Urea. My question is about the fertilizer that can be produced at Multan National Fertilizer Factory and Daud Hercules. There are distribution systems where this gas can be diverted.

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman, the manufacture of Urea fertilizer is actually a national policy decision. There are certain experts who feel that gas should not be used for fuel at all and that is

being done by many developed countries. They feel that the gas should be used for petro-chemical uses only. On the other hand, of course, one can take the view which has been taken by the honourable Member. However, I have already responded to this supplementary in part (b) of the question where I have stated that this is being done more as a national policy which is decided actually at the Cabinet forum. To give the honourable member an example, how these prices can fluctuate, when the answer to this question was written just a few weeks ago at that time the price of furnace oil was 150 dollars per ton. Recently, it is between 130 to 140 dollars per ton. It might go even lower that demonstrates that there are fluctuations in the price of furnace oil. Therefore, the comparative economics keep on changing as the time goes on.

Mr. Abdul Majid Kazi : What is the price of fertilizer which we are exporting actually the price of Urea ?

Dr. Muhammad Asad Khan : To the best of my knowledge and actually this is a question which should be directed to the Ministry of Production. As far as I know, it is about 115 US dollars per ton.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, now the oil that you are getting is within 130 and 140 per ton and we are exporting Urea which is rather gas component of 115 dollars. We are selling it away within 115 dollars which includes cost of the gas and other charges. We are giving it at 115 dollars per ton and we are buying furnace oil at the rate of 130 and 140 dollars per ton. Now, is it in the national interest ?

Dr. Muhammad Asad Khan : Point of Order, Sir. If the honourable Member wishes to seek information, which is the purpose of the question, it is already supplied to him. If he wants to make a speech, he should seek another forum.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, I have been commenting on the price which has been told to me. I am only expressing my point. I am only proving my point : that we are selling the fertilizer at 115 dollars per ton which includes the cost of gas and other expenses. As against that we say that we are importing furnace oil at 130 and 140 dollars per ton and paying them money in foreign exchange. Why are we subsidising the consumers of the foreign countries and we are not

giving the gas to our own people ? I am just asking that, why are you importing oil, which is more expensive ?

Mr. Hasan A. Shaikh : If you import furnace oil, you pay in foreign exchange. Why don't you save that foreign exchange by consuming the local gas ?

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman, I have partially responded to that question. Actually, it is an excellent question. One reason is that we have limitations in the distribution system. The other reasons is that when you are exporting Urea you are also earning foreign exchange but there is a certain amount of loss in the comparative economics when the price of furnace oil goes up. If it comes down enough, there may be a certain gain. As a policy, the fertilizers factories were set up many many years ago, it is of a decision taken at a national level to use gas for the fertilizer purpose. We try to limit the gas use by that factories as much as possible so that we remain at the level of self-sufficiency in Urea and minimize our exports in Urea. Actually I am also answering at the same time the supplementary of the honourable Member who asked me the question previously. So, at this point the decision, of course, has to be whether you want to idle those factories altogether because if you do that then you will be importing Urea, and then you will again be spending foreign exchange as well as lose jobs. So at this time, what we are trying to do, we are trying to limit the use of gas by fertilizer factories so that we are at a level which is just a little above self-sufficiency to guard against any fluctuations in the use of the fertilizer requirements. At the same time, we are minimizing the export of urea.

Shaikh Ejaz Ahmad : Sir, the honourable Minister has stated that we have limitations on the distribution system. May I ask the honourable Minister why does not the Government think of liberally offering the distribution system to the private sector ?

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman, if the private sector has any proposals, they should come forward with them and, of course, it is not at my level that we decide about those proposals but we assure them that we will forward them to the appropriate forums for consideration but I am sure that if the honourable Member has raised

the question he also knows the level of investment which is required in the construction of these distribution systems.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, today, we are selling fertilizers to our own people at the rate of 2560 rupees per ton, and we are selling to foreigners at Rs. 1800 per ton. This is the factual position, Sir, and we are burning our gas. We are giving these subsidies to the gas companies who are not raising the price of fertilizer to support agriculture. This is what is happening today, Sir ?

Dr. Muhammad Asad Khan : He should direct that question to different Ministries, Now, he will have to give a fresh notice, then the Ministry which deals with fertilizer would respond to his question.

جناب ڈپٹی چیئرمین : حضرات یہاں اردو میں سوال نمبر ۱۵۱، جناب عبدالرحیم میرداد خیل کے نام تھا لیکن انگریزی میں یہ قاضی عبدالمجید کے نام تھا ۔ تو محترم عبدالرحیم میرداد خیل سے معذرت کرنا میرا فرض تھا ۔ ویسے جواب تو آ گیا ہے ۔ اگلا سوال، جناب عبدالمجید قاضی صاحب ۔

Mr. Abdul Majid Kazi : 152, Sir.

PROBABLE GAS RESERVES OF PIRKOH

152. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that proven developed and undeveloped gas reserves of Pirkoh gas field are 3.75 trillion cft and the probable gas reserves are 6.55 trillion cft ;

(b) whether it is also fact that the above field is currently producing around 50 mmcf/day against committed 72 mmcf/d by December, 1984 ;

(c) whether it is a fact that the cost of a development well in the above field is around Rs. 4 to 4.5 crores and its pay back period, on the basis of furnace oil import parity price is 100 to 120 days ; and

(d) If so, what steps are being taken to take the maximum benefits of this field in the shortest possible time ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) A recent reservoir study of Pirkoh puts the proven developed and undeveloped gas in place reserves of Pirkoh gas field at 3.75 Tcf and probable gas in place reserves at 6.55 Tcf.

(b) At present the field is producing 55—65 mmcf daily. The target of producing 72 million cubic feet per day was originally planned on the basis of short production test results based on one exploratory well and has since been revised based on additional data.

(c) No. The cost of a development well in Pirkoh is approximately Rs. 70.00 million or 7 crores and its pay back period on the basis of furnace oil import parity price is 161 days.

(d) PC-I for Phase-II of Pirkoh Development Project has been submitted to the Government. A memorandum of understanding has recently been signed with Asian Development Bank (ADB) for partial funding.

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

Mr. Abdul Majid Kazi : Supplementary, Sir.

Sir, the pay back period of this investment is 161 days. The field can produce upto 300 MMCF/D daily and last for about 25 to 30 years. In that case even, Sir, is it not proper and appropriate to have more funds and divert them for very very speedy development of this gas field.................. *(Interruption)*.

Mr. Abdul Majid Kazi : If you have got white money or bonds you can get money from the Overseas Pakistanis and divert all the money on this side Sir, and then become self-sufficient in producing oil.

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman, I will be most happy if the honourable member makes those funds available to me. I will use them for the very speedy development of this field.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, I am urging the Government through your good offices to consider this and make more and more funds available for very quick development of this field because we can get back the return in 161 days.

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman : We will very much like that.

Mr. Deputy Chairman : Kazi Abdul Majid Sahib. Next question No. 153.

LAYING OF TRANSMISSION LINE TO SUPPLY GAS TO QUETTA

153. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether high pressure gas transmission line has been laid to supply gas to Quetta and other towns, *en route*, at a cost of Rs. 650 million and this transmission line has through put a capacity of 30 mmcf/d, the present capacity utilization of the said line is less than 15 per cent.

(b) whether it is a fact that three gas turbines having a total generation capacity of around 50 MW are being run on High speed Diesel Oil (HSD) and consuming, on an average, around 10,000 tons of HSD per month and could be displaced with the consumption of 14 MMCF/D of gas thus saving Rs. 38 million in foreign exchange per month ; and

(c) whether HSD has Sulphur contents to the extent of 1% and causes damage to the expensive gas turbine blades and shortens its life ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) The cost of the project when completed in all respects is estimated to be Rs. 702.156 million and the line has a free flow capacity of 33 MMCF/D which is presently utilized at 33 per cent on maximum day basis. The project is designed to meet the long term requirements of Quetta and towns *en route* the pipeline.

(b) Yes, provided there are enough gas resources in the country to substitute for this and many other such requirements.

(c) HSD normally has Sulphur contents to the extent of 1 per cent. Damages on gas turbine blades are encountered when HSD contains other contaminents like Sodium, Potassium and Vanadium.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, it is admitted that we can save about 38 million rupees if we are going to use gas in place of High Speed Diesel oil turbine at Quetta, then what is holding us from this, Sir ? Because the pipeline has got the capability. It can carry this gas. We are not letting the gas pass here. The Sui Gas Construction Company has got the allocation. They are not using that gas. I don't understand Sir, why cannot we save this money by displacing the import of diesel oil, and using our own gas ? We can increase the capability of the Sui Gas transmission line.

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman, the response to part (b) of the question. There are not enough gas resources in the country. If there were enough, I would convert lot of thermal Stations which are now using furnace oil.

Mr. Deputy Chairman : Next question No. 154.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, supplementary question, Sir.

Mr. Deputy Chairman : No, now I have called the next question. Janab Haji Mian Amir Haider Qureshi Sahib. Question No. 154.

Amir Haider Qureshi : Question No. 154.

Mr. Deputy Chairman : Minister for Water and Power.

CHASHMA CANAL LINK

154. ***Haji Mian Amir Haider Qureshi :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state :

(a) whether the Chashma Canal Link originates from the Indus river and falls in the River, Jhelum while passing through Mianwali and Khushab districts ;

(b) if so, whether it is a fact that thousands of acres of land on either side of the said canal in district Khushab and Mianwali are rendered waste due to water-logging, causing financial hardships to the cultivators ; and

(c) if so, the steps taken or proposed to be taken to improve the situation by providing a drain or canal parallel to the Chashma Canal Link ?

Mir Zafarullah Khan Jamali : (a) It is fact that Chashma Jhelum Link canal off takes from River Indus and falls in Jhelum River passing through Mianwali and Khushab districts.

(b) Approximately 22,000 acres of land on either side of a portion of the Link Canal is severly affected due to waterlogging.

(c) To minimize the effect of waterlogging an amount of Rs. 50.5 million has been spent upto June, 1985 for the following .anti-water logging measures :

(i) 40 Tubewells in Adhikot and Chann villages during 1971—75.

(ii) lowering of crest at tail regulator by 3 feet during 1981.

(iii) 21 miles of drains and 5 pumping stations in the low lying affected area completed by June, 1985.

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

................interruption................

Mr. Deputy Chairman : Next question No. 155. Janab Fazal Agha Sahib.

FRAMING OF SERVICE RULES BY SUI NORTHERN GAS COMPANY

155. ***Engineer Syed Muhammad Fazal Agha :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether the Sui Northern Gas Company has framed any service rules governing the seniority and promotion of the Engineers serving in the Company ;

(b) if so, whether copies of the said rules and seniority lists are supplied to the Engineers serving in the Company ;

(c) whether there is any criterion, other than the service rules governing the determination of their seniority and promotion ; and

(d) the number of Engineers from Baluchistan, working in the Company, alongwith their posts ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) Yes. Sui Northern Gas Pipelines Limited have framed service rules effective from May, 1981 governing seniority and promotion of all its executive staff including the Engineers.

(b) Yes. These rules were sent to all heads of departments and Regional Managers who were advised to make these rules available for consultation of Executive staff. They are also allowed to see their seniority.

(c) No. The seniority and promotion of executive staff is determined strictly according to service rules.

(d) Number of Engineers in the Company from Baluchistan as per their records is five as under :—

1. Mr. Masroor-ul-Haque, Projects Manager (Head Office).
2. Mr. Khalid Durrani, Pipeline Engineer, Rahim Yar Khan.
3. Mr. Mohammad Ali Khan, Corrosion Engineer, Multan.
4. Mr. Najeeb Ullah, Assistant Engineer Transmission, Faisalabad.
5. Mr. Asad Ullah Khan, Assistant Electrical Engineer Projects, Head Office.

(Originally set down for answering on 13th November, 1985.)

Mr. Deputy Chairman : Supplementary, if any ? No.

Dr. Muhammad Asad Khan : Thank you, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Next question — Janab Abdul Majid Kazi Sahib. No. 173.

ایک معزز رکن: رولز کے مطابق تین سٹارڈ سوالات کی اجازت ہوتی ہے جناب یہ قاضی صاحب کا چوتھا سوال ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بالکل صحیح ہے۔ مگر میں نے کچھ دیر توقف کیا ہے۔ اور یہ ٹرانسفر ہو کر بھی آئے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: یہ ذرا وضاحت ضروری ہے کہ ضمنی سوال تین ہوتے ہیں۔

ایک معزز رکن: Starred سوالات بھی تین ہوتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق: ضمنی سوال میرے خیال میں تین ہوتے ہیں وہ تو کئی کئی آ رہے ہیں۔ پانچ، پانچ، چھ، چھ، ہم روزانہ دیکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے گذارش کی ہے کہ میں نے کچھ دیر توقف کیا ہے سوال نہیں آیا۔ تب آگے بڑھے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسد خان: جناب میں جواب دوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہاں جی، دیں۔ سوال نمبر ۱۷۳ کا جواب دے رہے ہیں۔

USE OF GAS FOR THERMAL POWER STATION

173. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that, presently, around 293 MMCF/day of gas has been allocated from Mari Gas Field to the industrial consumers ; *viz.* 193 MMCF/D for Exxon Fertilizer, Dharki, Pak

Saudi Fertilizer, Mirpur Matheloo and Fauji Fertilizer, Macchi Goth and 100 MMCF/D to WAPDA for the Guddu Thermal Power Station;

(b) whether it is also a fact that more than ten lac domestic consumers right from Karachi to peshawar are supplied natural gas on Sui Southern and Sui Northern natural gas systems with a total sale of 790 MMCF/day for all categories of consumers ; and

(c) If so, will it not be in the fitness of thigns that on the analogy of the Sui system, Mari field which will be delivering 193 MMCF/day by early next year, should at least cater for corresponding 350,000 domestic consumers in the entire area of its operation, without going into the formality of feasibility studies of each individual town/township ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) Yes.

(b) Yes.

(c) At this stage the producer of the Mari gas field has not committed gas availability over and above 300 MMCF/D which is already dedicated to the fertilizer factories and WAPDA's Combined Cycle Unit at Guddu. Also, Development of a parallel gas transmission and distribution system is a highly capital intensive matter.

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوال نمبر ۱۷۳ یہ ہے کوئی ضمنی سوال؟ عبدالمجید قاضی صاحب۔

Mr. Abdul Majid Kazi : How much amount you have spent on the distribution aid work on free system and why cannot it be spent on this part to develop this area, while they are selling 300 million CFT of gas in industrial sector ?

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman, there are two reasons. One is money and the honourable Senator, I hope, knows about it. The second is the contractual requirements and obligations that we have with the existing fertilizer users.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, that does not serve the purpose. Because the people next door are not getting the gas. There is gas in the

Exxon Fertilizer Factory and Dharki in the same town committee limits. The people outside that are not getting the gas. The people living in the colony, are getting the gas. But those people who have got only a wall in between are not getting the gas, Sir. So, I mean, we have to make out some ways to give them gas. Now Sui village has got the gas, regardless of the feasibility and all that. Why cannot be supplied I mean, within the same town limits, as this all makes a sort of embarrassing situation. We have to find out some ways. Sir, we have to make the gas available. In a city where we have got 40 million CFT of gas and is being used for industrial purpose. We cannot support to give 2000 connections but why can not we spend that money for the domestic purposes.

Mr. Deputy Chairman : Is it a supplementary question or a speech ? It is upto you to decide.

جناب عبدالمجید قاضی: جناب - جواب بھی ایسا چل رہا ہے کہ ہم نہیں کر سکتے - جناب کیوں نہیں کر سکتے - اگر کمپنی بنانی ہے تو صحیح بنانی چاہیئے -

جناب ڈپٹی چیئرمین صاحب: میں اصول کی بات کرتا ہوں - آپ پر نہیں ہے - بلکہ اصول طے ہو جائے تاکہ اسی پر عمل کریں -

Shaikh Ejaz Ahmad : May I say, Sir ?

جناب ڈپٹی چیئرمین: جیسے آپ ارشاد فرمائیں گے

Shaikh Ejaz Ahmad : Sir, it is a matter of National importance and if some thoughts can be given by the honourable Minister on the querry of honourable Member I think there is not much harm because the business in the House is not also much heavier today. We can discuss the merit of this....................*(Interruption)*.

Mr. Hasan A. Shaikh : Supplementary, Sir. Will the Minister consider the feasibility of giving connections to those people who are merely divided by a wall or some sort of neghbourhood. Will he consider the feasibility of giving them connections ?

Dr. Muhammad Asad Khan : Sir, the problems in that area is : that the distribution systems are owned by the private companies. The

Fouji Foundation distribution system is owned by them ; the Exxon distribution system is owned by them. They might have taken off shoots for their own colonies. I am not aware of that. Basically, those supplies are for the industrial uses. The situation is that if we want to use that gas for the domestic sector there are two difficulties which we will face : One is that at this point the field is committed contractually to the industrial uses because certain levels of production have been estimated from the field and those levels of production are assured to the fertilizers factories and the second is that, if there is additional gas with them, we will have to lay a parallel transmission and distribution system which will again be a very costly phenomenon but if we do get the resources and Insha Allah, I hope, if you all keep on praying, if the honourable member, Mr. Majid Kazi prays with the same fervour with which he asks his questions and he uses the same enthusiasm in praying for the increase of production and new discoveries, I am sure, that sometimes in future we will get enough money to lay down these transmission lines.

Mr. Deputy Chairman : Thank you very much. Next question. Kazi Abdul Majid Sahib, 174.

Mr. Abdul Majid Kazi : No. 174.

Dr. Muhammad Asad Khan : Would you like me to read it ?

Mr. Deputy Chairman : No. It should be taken as read. Janab Soomro Sahib.

SUPPLY OF SUI GAS TO 67 TOWNS IN SIND

174. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that in 1980, the Government of Sind had requested for the supply of gas to the following townships in close proximity to the Sui Gas Transmission Lines on a grant basis, on the analogy of village electrification ;

Karan, Kakepota, Kot Allah Bux, Allahabad, Darkhan, Khanpur of District Shikarpur ; Garello, Pir Bux Bhutto, Bakrani of

district Larkana, Tharri Mohabat Bajrah, Balishah, Piarogoth of district Dadu and Uderolal of Hyderabad district.

(b) whether it is also not a fact that the total capital of cost envisaged on the above proposal was around Rs. 17 million and the number of gas connections 3,500 ; and

(c) whether it is further a fact that this proposal was not accepted on the ground of shortage of gas in the country ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) A request was made by the Governor of Sind on 21st August, 1980. No towns were mentioned in his letter, but he referred to Indus Gas Company's 5 years distribution programme for supply of gas to towns and villages in the close proximity of the transmission line. The said proposal of IGC was prepared in 1978 and stipulated supply of gas to 67 towns/villages in Sind including the said towns.

(b) No. The Indus Gas Company's proposal for supply of gas to 67 towns/villages was estimated to cost Rs. 515 million.

(c) The proposal was not processed due to constraints on the supply of gas as well as financial resources.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Sir, does the honourable Minister not think it very unfair that these villages of Sind, through which the pipelines are passing, are not being given gas while gas has been supplied right upto Peshawar and Quetta and to all these places. Is it not very unfair, Sir ?

Dr. Muhammad Asad Khan : Sir, we certainly realize that gas should be made available to those who are living right around those pipelines. The problem is that in order to do that you have to have the resources : both monetary and the gas resources. You have already heard from the honourable member from NWFP that they think that they were not getting enough gas. The honourable member is raising the question that the gas is going to Peshawar and it is not being given to those who are living around the pipelines. There is an impression that wherever the pipelines are going, you can just take the

gas out of that. Sir, you, actually, require a fair amount of investment in terms of regulators and other equipment in order to give that gas to the inhabitants that you have around. The area, in question, does not make it economical but, yes, in future if we have enough resources it would be one of our priorities. Thank you, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Thank you very much. Next question No. 175 — Kazi Abdul Majid Sahib.

قاضی عبدالمجید : جناب چیئرمین ! آپ مجھے ضمنی سوال کرنے کا موقع ہی نہیں دیتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ سارے سوال آپ ہی کے تو ہیں ۔

An honourable Member : Mr. Chairman, Sir, It is the entitlement of the gentlemen who asks the question to be allowed three supplementary questions, Sir. He has asked one supplementary question and he is also asking another against that question. He can ask more questions according to the rules.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, by the way of information, I want to ask that at these locations the tappings are already provided for the supply of gas and the gas could be given very conveniently, but the people are being deprived of gas, Sir. This is what I want to know, Sir.

Dr. Muhammad Asad Khan : Sir, if the Member wants to know about the details of gas supply, he can give a fresh notice for it. It is a matter of 175 villages.

Mr. Abdul Majid Kazi : I have not asked about 175 villages. I was talking of all those villages where from the gas was passing through and the tappings were provided.

Mr. Deputy Chairman : They want a fresh notice for it.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Such a minor question involved in it..................(interruptions).

Mr. Deputy Chairman : It is his decision. When the honourable Minister says it is a question of many facts and figures............... (interruptions).

Mr. Ahmad Mian Soomro : Your decision, Sir.

Mr. Deputy Chairman : It is my decision. Next question No. 175 — Kazi Abdul Majid Sahib.

UCH GAS FIELD

175. ***Mr. Abdul Majid Kazi :** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state :

(a) whether it is a fact that in response to a request for dedication of gas from Uch Gas Field for generation of 300/400 MW Power station, made by the Ministry of Water and Power in April/July, 1983 a no objection certificate had been issued by the Ministry of Petroleum and Natural Resources, and the World Bank had also offered technical assistance for the exploration and development of the above field ;

(b) whether a proposal based on the Petroleum Ministry, no objection certificate was thereafter submitted by the Ministry of Water and Power for approval by the Government in January, 1984 ;

(c) whether it is also a fact that the said proposal was withdrawn in February, 1984 under the advice of the Ministry of Petroleum and Natural Resources on the plea that before the dedication of gas to WAPDA, its survey, appraisal drilling and reservoir engineering studies, to determine the optimum use of gas, be undertaken by the OGDC ; and

(d) if so, what further progress has been made during the last sixteen months in making the utilization of this gas field possible ?

Dr. Muhammad Asad Khan : (a) Yes.

(b) Yes. The proposal submitted by Ministry of Water and Power was without appraisal/development plan of Uch Gas Field.

(c) Yes. The said proposal was withdrawn by mutual agreement of Ministry of Petroleum and Natural Resources and Ministry of Water and Power under the advice of World Bank experts.

(d) Following progress was made during the last sixteen months :—

(a) OGDC prepared a project to undertake appraisal studies of Dermant gas fields including Uch which covered seismic surveys, appraisal drilling and reservoir engineering studies to determine the optimum use of Dormant gas fields.

(b) The Central Development Working party in its meeting held on 31st July, 1984 advised that the scope and the plan of the project should be reduced from five fields to three namely Uch, Jandran and Kothar.

(c) In pursuance of this decision a revised project for appraisal/development of Uch, Jandran and Kothar was forwarded to Planning Division on 27th November, 1984. The project was estimated to cost Rs. 482.75 million with a foreign exchange component of Rs. 293.532 million.

(d) The project was approved by ECNEC in its meeting held on 24th January, 1985. Subsequently OGDC proposed the engagement of consultants to promote a Joint Venture for appraisal and development of Uch gas field. However the work of the project could not start in view of

the fact that the required funds were not made available in the Annual Development Plan of OGDC for 1985-86.

Mr. Abdul Majid Kazi : Sir, how much time will it take us to develop this field. Because we have been starving of gas. We want to displace oil but this project has been delayed for 14 months. No progress has been made.

Dr. Muhammad Asad Khan : Sir, it is incorrect that no progress has been made. The honourable member should read carefully the response to part (d) of the question. For the development of these fields, enormous resources are needed. The honourable member, I am sure, knows that this field was discovered many many years ago. We are now trying to develop it. You know, Sir, I could go on and on with that because of the nature of the supplementary that he has raised, however, I think, I will finish with this.

Mr. Abdul Majid Kazi : Supplementary, Sir. It has been admitted that the work could not be started due the fact that the funds were not there. I have said that there is no progress so what is the difference between that. As he said the work could not be started, I want to know the development and the progress of the project.

Dr. Muhammad Asad Khan : Mr. Chairman, I would refer the honourable Member to carefully read the question before he creates the confusion. I have said, "we are negotiating". We have already submitted the project to the Planning Commission. We have obtained the approval. It is very complex field to develop because half of the gas from that field is inert gas and we have to find out ways to scrub it. Previously, we gave the field to WAPDA but then after the device of the experts they also handed over the field back. So, the work has been going on.

As far as an immediate development of these fields is concerned, I am myself trying for that and I have already requested the honourable member that if he knows of sources which can put up the type of financial resources which are required for these developments and if he is familiar with the field of oil and gas which I am not aware that he is

or he is not but if he is, then, I am sure that he would know the level of resources required for these developments. He also knows the location of Uch field which would require a fairly extensive transmission system to be built for it to be used. So, I believe with this information I have responded to his question quite fully.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۸۶، محترم عبدالرحیم میرداد خیل

LAYING OF POWER TRANSMISSION LINE FOR SIBI TO LORALAI

186. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Water and Power be pleased to state the period required for the completion of laying of the power transmission line from Sibi to Loralai ?

Mir Zafarullah Khan Jamali : The Sibi-Loralai transmission line will be completed by June, 1986.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : ضمنی سوال - کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ سبی تک بجلی کی لائن بچھانے پر کتنا خرچہ آئے گا ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : انہوں نے حکم فرمایا ہے - میں پتہ کر کے بتا دوں گا - اس کے لئے فریش نوٹس چاہیئے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب عالی یہ معمولی سوال ہے - یہ اتنی بڑی لائن بچھا رہے ہیں اور اس کا پتہ نہیں ہے کہ رقم کہاں سے لائے گی اور کتنی خرچ ہو گی - اس کا منصوبہ کیا وزیر محترم کو نہیں پتہ ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی : جناب والا انہوں نے پوچھا ہے کہ ٹرانسمشن لائن کب مکمل ہو گی اس کے لئے رقوم یقیناً فراہم ہیں کہ میں اس فلور پر کہہ رہا ہوں کہ انشاء اللہ ۱۹۸۶ء تک مکمل ہو جائے گی - ان کو آم کھانے سے کام ہے یا پیڑ گننے سے -

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! کتنے دیہات اس سے استفادہ کریں گے ؟

میر ظفر اللہ خان جمالی: جناب وہاں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ لائن وہاں لے جائی جا رہی ہے اور جب یہ لائن مکمل ہو جائے گی اور جتنے دیہات اور لوگوں کو یہ بجلی ملے گی وہ خود ہی آئینہ دار ہوگی کہ کتنے لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سوالات کا وقت ختم ہو گیا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! ایک بولان میڈیکل کالج کا سوال ہے۔ اس کے لئے تھوڑی سی رعایت مانگتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب رعایت کیا، آپ کا حق ہے جب بھی آپ فرمائیں سوال نمبر ۱۸۷ جناب محترم عبدالرحیم میرداد خیل۔

BOLAN MEDICAL COLLEGE, QUETTA

187. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Housing and Works be pleased to state :

(a) how many acres of land were acquired for the Bolan Medical College, Quetta ; and

(b) the total amount spent on the construction of the said college so far and the further amount and the time required for its completion ?

Syed Yusuf Raza Gilani : (a) 64 acres.

(b) An amount of Rs. 384.63 million has been spent till the 30th June, 1985. Further expenditure and the time required for completion of the college can be indicated when the revised PC-I is approved by ECNEC on completion of the seismographic studies assigned to M/s. NESPAK.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: وزیر محترم صاحب یہ بیان فرمائیں گے کہ جو نسٹھ ایکڑ زمین کے لئے کتنی رقم دی گئی؟

سید یوسف رضا گیلانی: جناب یہ پوری سکیم کا (break-up) ہے۔ اگر وہ کہیں گے تو میں ان کو بعد میں بتا دوں گا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب عالی ! ہم بہت پہلے سے اسی لئے سوالات بھیجتے ہیں کہ وزیر محترم تیار ہو کر آئیں ۔ اور جب وہ کسی نکتے پر پھنس جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ فریش نوٹس کی ضرورت ہے ۔

سید یوسف رضا گیلانی : جناب والا ! میں اس کی پوری تفصیل اور تاریخ بتا سکتا ہوں مگر آپ نے specific پوچھا ہے ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : اسے ملتوی کیا جائے اور پھر اگلی مرتبہ جواب دے دیں ۔

سید یوسف رضا گیلانی : کیا آپ زمین کی قیمت پوچھ رہے ہیں ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جی ہاں ۔ اس کے علاوہ اور بھی سوال ہیں ۔

سید یوسف رضا گیلانی : کوئی اور سوال ہو تو پوچھ لیں اس کی قیمت میں بعد میں آپ کو بتا دوں گا ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کب تک ؟

سید یوسف رضا گیلانی : یہ اگلی میٹنگ میں جب آپ چاہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں ۔ آپ ان کو مل لیں وہاں جا کر تسلی کر لیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : تنہائی میں ملنا اچھا نہیں ہے جب تک کہ ہاؤس کے سامنے مسائل نہ آ جائیں ۔ چونسٹھ ایکڑ زمین کا مسئلہ ہے ۔ اکیلا میں اور محترم وزیر کیسے حل کر سکتے ہیں ۔

سید یوسف رضا گیلانی : اس کے لئے یہ نیا سوال کر سکتے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سوالات کا وقت ختم ہو گیا ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : یہ زلزلے کا مسئلہ تھا ۔ زلزلہ آ رہا ہے ۔ گذارش یہ ہے کہ یہ جتنے بھی آپ نے اس پر کروڑہا روپے خرچ کئے ہیں تو کیا آپ نے یہ تخمینہ نہیں لگایا تھا کہ اس پر زلزلے کا اثر ہو گا ۔

سید یوسف رضا گیلانی : جناب والا !

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ بیٹھ جائیں ۔ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے ۔

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : حبیب اللہ خان صاحب رکن نے ضروری امور کی بنا پر ایوان سے آٹھ دسمبر ۱۹۸۵ء تا اختتام حالیہ اجلاس رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب مہر خداداد خان لک نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ایوان سے ۱۱ اور ۱۲ دسمبر ۱۹۸۵ء رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں ؟

(درخواست منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب محمد طارق چوہدری صاحب نے ذاتی وجوہ کی بنا پر ایوان سے ۱۱ دسمبر ۱۹۸۵ء ...... (مداخلت)

متعدد اراکین : وہ موجود ہیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : یہ میں آئندہ ہفتے avail کر لوں گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اچھا ۔ معذرت کے ساتھ ۔ جناب بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) ملک محمد حیات خان صاحب رکن نے بھی ذاتی وجوہ کی بنا پر ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ وہ موجود ہیں ۔ معذرت کے ساتھ ۔ ہم بھول گئے ۔ اب تحاریک استحقاق محترم مولانا کوثر نیازی صاحب ۔

PRIVILEGE MOTION ; RE : DISTRIBUTION OF A PAMPHLET BY THE EMPLOYEES OF THE SENATE SECRETARIAT

مولانا کوثر نیازی : جناب والا ! میری تحریک کا متن یہ ہے " سینٹ کے گذشتہ اجلاس میں سینٹ کی کارروائی کے دوران جب کہ باقاعدہ سیشن ہو رہا تھا سینٹ سیکرٹیریٹ کے ملازمین نے حکومت کی طرف سے مطبوعہ بعض کتابچے ممبران سینٹ میں تقسیم کئے تھے ۔ جن کے مندرجات سے الجھاؤ بھی پیدا ہوتا ہے اور حکومت کے عزائم کے بارے میں بدگمانیاں بھی ۔ مثال کے طور پر اسلامک سٹیٹ نامی کتابچے کے صفحہ ۲۳ پر یہ سطور محل نظر ہیں ۔ (اسلامی ریاست کے منتخب ممبران کے بارے میں کہا گیا ہے) ۔

"Once elected, they should function as independent Members and not be tied to any political party, although they may well be divided on a given question of proposal placed before them. There is no scope for the British type of democracy or Parliamentary or Party Government under the Islamic System. The Presidential system appears to be more akin to it."

"ایک دوسرے کتابچے میں جس کا نام اسلامی ریاست ہے اور یہ ایک دوسرے مصنف کے قلم سے ہے صفحہ ۳۹ پر لکھا ہے۔ پہلے پارلیمانی نظام حکومت کو لیجیئے اس نظام میں عملاً تو تمام اختیارات وزیر اعظم اور اس کی کابینہ کو حاصل ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی لازماً اس میں ایک نمائشی صدر حکومت یا بادشاہ بھی ہوتا ہے۔ جو وزراء کا تقرر اور ریاست کی بعض دوسرے رسوم ادا کرتا ہے اور کرواتا ہے' اسلامی نظام میں اس قسم کے کسی نمائشی گڈے کے لیئے کوئی گنجائش نہیں ہے جو خلیفہ کرتا ہے اسی کو وہ تمام حقیقی اختیارات حاصل ہونے چاہئیں جو حکومت کو چلانے کے لئے ضروری ہوں اسلامی نظام پارلیمانی نظام کی اس غیر فطری ثنویت سے بالکل پاک ہے۔ اور اس کا مزاج کسی شکل میں اسکو قبول نہیں کر سکتا"

پارلیمانی طرز حکومت کے خلاف اسی کتابچے کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے اکثریت کی پارٹی کا لیڈر وزیر اعظم بنتا ہے۔ اور وہ اس وقت تک حکومت کرتا ہے جب تک اس کو ایوان کی اکثریت کا اعتماد حاصل ہے یہ پارٹی سسٹم نہ ہو تو یہ نظام حکومت نہیں چل سکتا لیکن اسلامی نظام اس پارٹی سسٹم کا محتاج نہیں ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ یہ پارٹی سسٹم اصولاً اسلامی نظام حکومت کے مزاج کے بالکل خلاف ہے۔ ان اقتباسات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کتابچوں کی تقسیم سے پارلیمنٹ کے ممبران کو کس طرح کا ذھنی غسل دینا مقصود ہے خاص طور پر ایسے مرحلے میں جب کہ یہ ایوان سینٹ کمیٹی کی رپورٹ کے نتیجے میں سیاسی جماعتوں کی تشکیل کی منظوری دے چکا ہے اور ایک ایسے آئین کے تحت کام کر رہا ہے جو صدارتی کی بجائے پارلیمانی ہے۔

اس ایوان کے اراکین میں حکومت کی ایک وزارت کی طرف سے چھپے ہوئے اس لٹریچر کی تقسیم اور ان کے خیالات پر اثر انداز ہونے کی ان کوششوں کے نتیجے میں ایوان کا تقدس اور استحقاق واضح طور پر مجروح ہوا ہے اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان میں اس مسئلہ پر غور فرمایا جائے۔

جناب والا! اس ملک میں جو آئین وقت نافذ ہے وہ پارلیمانی ہے، صدارتی نہیں ہے۔ ایک وزیر اعظم ہے جسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کا اعتماد حاصل ہے۔ اور وہ حکومت چلا رہا ہے۔ سیاسی جماعتیں اگرچہ موجود نہیں ہیں مگر دونوں ہاؤسز کی کمیٹیاں ان کی تشکیل جدید پر رضامند ہو چکی ہیں اور اس پر دونوں ایوانوں میں بحث ہو چکی ہے اور قومی اسمبلی پولیٹیکل پارٹی ایکٹ منظور کر چکی ہے جو کل ہی اس ایوان میں transmit ہوا ہے لیکن جناب چیئرمین! معلوم ہے کہ حکومت میں ایک hidden hand اس نظام کو سبوتاژ کرنا چاہتا ہے اور وہ ایسے حالات پیدا کرنا چاہتا ہے کہ پارلیمنٹ میں تمام ممبران individual حیثیت سے کام کریں اور یہاں کوئی پارٹی نہ بننے پائے، اصل اختیارات وزیر اعظم کے پاس نہ ہوں بلکہ صدر کے پاس ہوں اور اس سے بھی آگے بڑھ کر وہ خلیفۃ المسلمین اور امیر المومنین کا درجہ اختیار کر جائے۔

جناب والا! اس لٹریچر کی تقسیم کے نتیجے میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وزیر اعظم اور ان کی کابینہ بدقسمتی سے محض نمائش کے لئے ہے ورنہ اصل اختیارات اس hidden hand کے پاس ہیں جو وزارت سے ایسی کتابیں چھپوا چھپوا کر پارلیمنٹ میں تقسیم کروا رہا ہے تاکہ یہاں یہ نظام collapse ہو جائے اور صدارتی نظام کے پردے میں خلافت کے اختیارات سے لئے جائیں۔

جناب والا! خلافت پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں، بشرطیکہ کوئی ابوبکر، عمر، عثمان و حیدر بن کر دکھائے لیکن اگر یہاں پر ان کی خاک پا کے برابر بھی کوئی شخص موجود نہ ہو تو محض ان کے اختیارات حاصل کرکے اس ملک کو خلافت میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ سرکاری خزانے سے ایسے افکار کی نشر و اشاعت کرنا، جن سے واضح طور پر ہمارے آئین کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور جو اس پارلیمنٹ کے مقصد وجود کے منافی ہیں اور جن سے اس کے تقدس اور وقار پر حرف آتا ہے ایسے لٹریچر کی اس ایوان میں تقسیم واضح طور پر breach of Privilege

ہے اور میں آپ کی وساطت سے ایوان کی خدمت میں یہ گذارش کروں گا کہ اس کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وزیر اطلاعات، جناب حامد ناصر چٹھہ،

Mr. Hamid Nasir Chattha : I thank you Mr. Chairman, needless to say, I oppose this Motion. These booklets certainly do not reflect the Government point of view. The fact that there is already in existence a parliamentary form of Government and also that the Government has recently sought to amend the Political Parties Act should be an ample proof of this. These booklets contain extracts from the writings of established Scholars like Maulana Abul-Alla-Mudoodi, Maulana Amin Ahsin Islahi, Maulana Sulaman Nadvi and Justice, Hamood-ur-Rehman. The books from which these extracts have been taken, were published long before the existence of the Majlis-e-Shoora. These were distributed merely to bring to the notice of this August House. These are opinions of some of our eminent scholars, and it is up to the Senators whether they accept or reject the opinions of the writers. Also Mr. Chairman, I can not imagine which privilege of this august House has been breached by the distribution of these books. On technical grounds this Motion is hit by Rule 59(2) as it does not relate to any specific issue and was not raised at the earliest opportunity. Also, this is hit by Clause (3), I can not imagine how this matter would require the intervention of the Senate, Thank you Mr. Chairman.

جناب شاد محمد خان: جناب والا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مولانا کوثر نیازی صاحب، خود ہی فرمائیں تو بہتر ہوگا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! وزیر موصوف نے جن سکالرز کا نام لیا ہے ان کا ہمارے دل میں گہرا احترام ہے لیکن ان سکالرز کے ظاہر کردہ انہی حصوں کا جن سے پارلیمانی سسٹم پر زد پڑتی ہے، انتخاب کو فقط کے، انہیں چھاپنا اور انہیں تقسیم کرنا، ظاہر ہے کہ کسی مہم کا حصہ ہے۔ اگر ان سکالرز کا اتنا ہی احترام اس حکومت کے دل میں ہے تو انہوں نے جمہوریت کے بارے میں بھی بہت بیش قیمت آرا کا اظہار کیا ہے۔ مارشل لا کے

نفاذ کو غیر اسلامی قرار دیا ہے ، وہ حصے بھی ایسے تھے جنہیں تقسیم کے لئے منتخب کیا جا سکتا تھا لیکن بطور خاص ایسے حصوں کا انتخاب ، جن سے پارلیمانی نظام پر زد پڑے ، جن سے صدر کے اختیارات کی وسعت reflect ہو ، جس سے اسے خلیفۃ المسلمین بنانے کے عزائم در پردہ ظاہر ہوں ، اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کے اندر دو متضاد گروہ کام کر رہے ہیں۔ دو متضاد رجحانات نبرد آزما ہیں۔ ایک رجحان وہ ہے جو اس ملک میں کامل جمہوری نظام لانا چاہتا ہے ، پارلیمانی نظام لانا چاہتا ہے ، سیاسی جماعتوں کو آزادی دینا چاہتا ہے اور دوسرا مضبوط تر رجحان وہ ہے جناب والا ! کہ جو سیاسی جماعتوں کو خلاف اسلام سمجھتا ہے جو وزیر اعظم کو محض ایک نمائشی درجہ دینا چاہتا ہے جو اصل اختیارات صدر کے ہاتھ میں مرتکز کرنے کا علم بردار ہے اور یہ کتابچے وزارت اطلاعات کے خرچ پر چھپنے کا منطقی نتیجہ ایک شخص یہی نکالے گا ۔ کہ اس کشمکش میں اسی گروہ کو برتری حاصل ہے کہ جو پارلیمانی نظام کو اس ملک میں چلنے نہیں دینا چاہتا۔

جہاں تک وزیر صاحب نے ان رولز کا حوالہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ رولز قطعاً اس تحریک استحقاق پر apply نہیں ہوتے۔ یہ اولین ممکن وقت میں تحریک پیش کی گئی ہے کیونکہ یہ کتابچے گذشتہ سیشن میں تقسیم ہوئے تھے۔ اور اس سیشن کے آغاز سے قبل ہی میں نے تحریک استحقاق بھیج دی تھی۔ ظاہر ہے ان رسالوں کو پڑھنے کے لئے بھی تو کچھ دو چار دنوں کی مہلت ہمیں دی جانی چاہیئے تھی۔ اسی طرح انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ رول ۳ کے تحت کون سا استحقاق مجروح ہوا ہے میں نے اپنی ساری تقریر میں جناب والا ! جو میں نے ابتدا میں عرض کی اس میں میں نے واضح کیا کہ کیسے استحقاق مجروح ہوا ہے اور کس طرح یہ آئین کے منافی لٹریچر یہاں حکومت کی طرف سے چھاپ کر ایوان میں تقسیم کیا گیا ہے سارا کچھ بیان کرنے کے بعد بھی اگر وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ کون سا استحقاق مجروح ہوا ہے تو میں کیا عرض کر سکتا ہوں بجز اس کے کہ اس کو تجاہل عارفانہ پر محمول کروں۔

جناب والا ! ابھی میں اس بات پر نہیں آیا کہ وزارت اطلاعات نے ان کتابچوں کو چھاپنے پر کتنا

خرچ کیا ہے اور کیوں کیا ہے اور کیوں پارلیمنٹ کے ممبران کو یہ کتابچے تقسیم کئے ہیں اگر ان کے اندر کوئی اور مقاصد کارفرما ہیں تو وزیر صاحب کو ان پر سے پردہ اٹھانا چاہیئے ورنہ واضح طور پر نظر آتا ہے کہ کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں۔

جناب شاد محمد خان: جناب چیرمین صاحب! محترم سینٹر یہ نہایت معذرت کے ساتھ میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ آج مغربی جمہوریت کو اجاگر کرتے ہوئے بڑے زور شور سے کہتے ہیں کہ جمہوریت کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ ان کو یہ بھی یاد کرنا چاہیئے کہ نویں ترمیم جو آرہی ہے وہ اس پر مصر ہیں کہ کلی اسلامی نظام کا نفاذ کیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ شریعت بل جس میں وہ بھی شریک کار ہیں اور یہ اجاگر کرتے رہے ہیں کہ اسلامی نظام کلی طور پر ہو نافذ کیا جائے۔ لہذا اس میں کیا جھجک ہوگی کہ اگر کلی طور پر اسلامی نظام نافذ ہو جائے اور خلیفۃ المسلمین ہم میں سے ہوگا پاکستانیوں میں سے اسے چن لیا جائے تو ان کو اس سے کیا چڑ ہے۔ لہذا میں یہ کہوں گا کہ ان کو یہ دوغلی پالیسی چھوڑنی چاہیئے۔ واضح طور پر ایک مقام پر آنا چاہیئے کہ آیا یہ ہاؤس کلی نظام اسلام کا نفاذ چاہتا ہے یا کہ یہ دوغلی پالیسی کر کے لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ ہاؤس کے اندر مغربی جمہوریت جو بالکل ہمارے مزاج کو راس نہیں آتی اس کو اپنانے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسری طرف اسلام کے نام پر لوگوں کو ورغلاتے ہیں۔ لہذا اس پالیسی کو یکجا کر کے متفقہ طور پر اگر ہم اس پر مصر ہیں کہ اسلامی نظام کا نفاذ ہونا چاہیئے تو ہمیں یہ کرنا پڑے گا کہ شک و شبہات ہمارے دل میں نہیں ہونے چاہئیں کہ کون خلیفۃ المسلمین ہو یا کون نہ ہو اسی طریقہ پر ۔ ۔ ۔ ۔ (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیرمین! محترم سینٹر اپنی بزرگی کے لحاظ سے میرے قابل احترام ہیں اور میں نے سنا ہے کہ وہ پہلے بھی کسی زمانے میں کسی صوبائی اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں انہیں غیر پارلیمانی الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں بے وقوف بنانا ورغلانا اس طرح کے الفاظ کسی ساتھی کے لئے استعمال کرنا یہ ہرگز ہرگز پارلیمانی زبان نہیں ہے جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ خلیفۃ

المسلمین بنانا ہے تو وہ ہمت کریں یا حکومت ہمت کرے لے آئے یہاں قرارداد کہ وہ صدر کو یہاں خلیفہ بنانا چاہتے ہیں۔ امیر المومنین بنانا چاہتے ہیں ہم انہیں امیر المومنین نہیں بننے دیں گے ہم ایسی سینٹ میں نہیں بیٹھیں گے جس کے اندر ان کو مذہبی ڈکٹیٹر بنا دیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پوائنٹ آف آرڈر مسترد کیا جاتا ہے فرمائیں۔

جناب شاد محمد خان: جناب والا! ان کی غلط فہمی ہے میں نے ان کو یہ نہیں کہا ہے میں نے یہ کہا ہے کہ ہم سب اس عادت کے شکار ہیں کہ ہم سامنے جا کر اور بات کرتے ہیں اور ہمارے دل میں اور بات ہوتی ہے لہذا یہ مغربی جمہوریت ہمیں بالکل راس نہیں آتی ہے۔ اگر اسلامی نظام کا نفاذ کیا جائے تو ہم خوشی سے اس کو قبول کریں گے جو بھی سختیاں ہمیں جھیلنی پڑیں جھیلیں گے اور جو بھی قربانیاں کرنی پڑیں ہم کریں گے۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! یہ بات واقعی شکوک و شبہات پیدا کرنے والی بات ہے کہ مسلسل سینٹ اور قومی اسمبلی کے ممبران کو ایسا مواد فراہم کیا گیا جس سے لوگوں نے عموماً یہی سمجھا کہ شاید جس طریقے سے نظام بن گیا ہے اور جس طریقے سے دستور بن گیا ہے ایک پارلیمانی سسٹم بن گیا ہے اس پر کچھ لوگ ابھی مطمئن نہیں ہیں۔ انصاری کمیشن کی رپورٹ کا قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبران تک پہنچانا اور پھر خصوصاً ایسے حالات میں ان خیالات کو چن چن کر ان کے پمفلٹ بنانے اور لوگوں تک پہنچانے سے ضرور لوگوں نے یہ تاثر لیا کہ حکومت میں کچھ عناصر یا کچھ (جس طرح کوثر نیازی صاحب نے فرمایا) در پردہ عناصر اس بات سے مطمئن نہیں ہیں کہ یہ سسٹم جس طرح چل پڑا ہے اس طرح سے یہ چلے اور اسی وجہ سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سینٹ اور سیکرٹریٹ اور اس حکومت کے عناصر اور ان کے وسائل کو کیوں اس کے لئے استعمال کیا گیا کہ وہ اس سے موجودہ سسٹم (جس کے ہم کل پرزے ہیں) کی مخالفت جہاں تک اسلامی جمہوریت اور مغربی جمہوریت کا تعلق ہے تو ہم نے مغربی جمہوریت کو نہیں اپنایا ہم نے جس جمہوریت کو اپنایا ہے اسے کو ہم نے اسلامی جمہوریت سمجھ کر اپنایا ہے اور اس کے

آئین کو ہم نے اسلامی آئین سمجھ کر اپنایا ہے اور اس بنیادی اصول کو ہم نے بالکل ابتداء سے تسلیم کر لیا ہے کہ اقتدار اعلیٰ اللہ تعالےٰ کا ہے وہ اس پوری کائنات کا تکوینی اور تشریعی حاکم ہے اور بحیثیت نمائندگان کے پاکستان کے مسلمان ان اختیارات کو استعمال کر رہے ہیں ان ایوانوں کے ذریعے سے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق ان حدود کے اندر مسلمانوں کو حاصل ہیں اور وہ مشاورت کا ایک نظام ہے اور ہم قرآن وسنت کی حدود کے اندر اس نظام کو چلا رہے ہیں جو شریعت بل یہاں آیا ہے وہ قطعاً اس نظام کے مخالف نہیں ہے اس سے یہ سمجھنا نہیں چاہیئے کہ جس موجودہ سسٹم پر ہم چل پڑے ہیں ہم اس سسٹم کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں ہم اس سسٹم کو مزید بہتر بنانے کے لئے اور اس میں سے وہ تمام تضادات ختم کرنے کے لئے جو یہاں پائے جاتے ہیں اور مغربی جمہوریت کے جو عناصر یہاں پائے جاتے ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے اس کو ایک صحیح اسلامی جمہوریت بنانے کے لئے شریعت کا قانون اور بل یہاں لانا چاہتے ہیں ۔

جہاں تک تحریک استحقاق کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وسائل اگر اس کیلئے استعمال ہوئے ہیں اور ایک خاص وقت میں ایک خاص طرح کے خیالات کو منتخب کر کے ہم تک پہنچائے گئے ہیں ۔ انکے مندرجات پر بھی اعتراض نہیں ہے لیکن مجھے یہ اعتراض ہے کہ ایک خاص فکر کو منتخب کر کے مختلف کتابوں سے ایک خاص وقت میں لانے کا ضرور کچھ ایسا منشا ہے اور اس کے پیچھے کچھ ایسے خفیہ ہاتھ ہیں جو اس موجودہ نظام پر مطمئن نہیں ہیں اس لئے اس کی وضاحت ضروری ہے ۔

جناب اقبال احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر ۔ جناب چیئرمین ! میں نے معزز سینیٹرز کے ارشادات کے دوران مداخلت کرنا مناسب نہیں سمجھا ۔ اعتراض یہ کیا گیا تھا کہ یہ تحریک استحقاق رول ۵۹ کلاز (۲) اور (۳) کے مطابق in admissible ہے معزز محرک نے اس سلسلے میں کوئی خاص دلیل نہیں دی کہ یہ کیسے inadmissible ہے ۔ اس کی بجائے جن معزز سینیٹرز نے اظہار خیال فرمایا ہے انہوں نے admissibility پر اظہار خیال نہیں فرمایا البتہ اپنے نظریات کے متعلق ارشاد ضرور فرمایا ہے اور یہاں یہ بھی ایک معزز سینیٹر نے فرمایا کہ آئین کی کوئی شاید خلاف ورزی ہوئی ہوگی ۔ میں آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں اسلامی نظریاتی کونسل

کی طرف جو ایک آئینی ادارہ ہے اور آئین کے تحت وہ بنا اور اس کی رپورٹیں ابھی حال ہی میں اس معزز ایوان میں سرکولیٹ کی گئیں اور بہت جلد ہی جب معزز سینیٹرزان کا مطالعہ کرلیں گے تو یہاں پر ان پر بحث ہوگی اس کی ایک رپورٹ جس کا عنوان اسلام کے نقطہ نظر سے نظام حکومت کیا ہوگا اس کے اندر بھی وہ مختلف علمائے کرام نے مختلف اپنے خیالات کا اظہار کیا ہوا ہے۔

جناب والا! کچھ نے بعینہ ہی اظہار خیال فرمایا ہے جو اس موشن کے اندر درج ہے اور کچھ نے اس قسم کا اظہار خیال فرمایا ہوا ہے جیسا کہ معزز محرک نے اظہار خیال فرمایا ہے ایک وقت وہ آئیگا جب اس رپورٹ پر بحث شروع ہوگی تو اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں گے اور ان خیالات کی روشنی میں حکومت کو قوانین میں تغیر و تبدل کی ضرورت ہوئی تو وہ اسکے مطابق تبدیلی کی جائیگی جو ہمارے دونوں ایوانوں کے خیالات کی روشنی میں ہوگی۔ اس لیے اب یہ جو تحریک پیش ہوئی ہے اس کے متعلق یہ درست طور پر اعتراض کیا گیا۔ The question should relate to a specific matter یہاں جناب تین چار کتابوں کا حوالہ دیا ہوا ہے۔ کوئی specific matter کی بات نہیں ہے یہاں تین چار کتابوں کے حوالہ جات دیکر ان پر اظہار خیال کیا گیا ہے اور اس بات کا بھی پتہ نہیں ہے کہ وہ پورا ہوا ہے یا نہیں ہوا ہے اور specific matter کیسے بن گیا and raised at the earliest opportunity earliest opportunity یہ نہیں ہوتی کہ جب یہ اجلاس شروع ہو یہ ہوتی ہے کہ جب وہ واقعہ ہو، خواہ مجلس کا اجلاس ہو، یا نہ ہو، ممبر اگر سمجھتا ہے کہ breach ہوگیا فوراً اس کا نوٹس دینا ہوتا ہے اور یہ کتابچے جن کا ذکر کیا گیا بدقسمتی سے میری نظر سے گذرے نہیں ورنہ میں کبھی استفادہ کرتا، کیونکہ مسلمان کا تو یہ فرض ہے کہ وہ ہر قسم کا علم پڑھے اور پھر اپنی رائے قائم کرے یہ بجائے appreciate کرنے کے کچھ یہاں کتابیں یا ان کے extracts دیئے گئے۔ ان کو پڑھا جائے اور ان سے اپنی رائے فارمولیٹ کی جائے۔ اس کے برعکس بات کی جائے تو اس کی بجائے یہ اعتراض ہوا،

بہر حال یہ دوسری بات ہے اور یہ چونکہ earliest opportunity پر raise نہیں ہوا، یہ inadmissible ہے اور اس میں سینٹ کی کوئی intervention required نہیں ہے۔ تو میں یہ گذارش کروں گا کہ اس کو ruled out of order قرار دیا جائے۔

جناب راحت سعید چھتاری: پوائنٹ آف آرڈر، جناب وزیر قانون نے پوائنٹ آف آرڈر کے نام سے ایک پوری تقریر کی ہے اور حکومت کا Point of View پیش کیا، یہ ایک انتہائی اہم مسئلہ ہے جس کو مولانا نے اٹھایا ہے اور اس پر ہم لوگوں کو بات کرنے کا حق ہونا چاہیے تو میں یہ گزارش کروں گا اس سے پہلے کہ حضور والا! اپنی رولنگ صادر فرمائیں ہمیں اس کا موقع دیا جائے ہم اس کے مخصوص حصوں کے اوپر کوئی چیز آپ کے سامنے پیش کر سکیں

جناب اقبال احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر، جناب والا! میں نے جو عرض کیا ہے وہ یہ عرض کیا ہے کہ کیسے یہ admissible نہیں ہے۔ میں نے اس کے نفس مضمون پر ابھی کوئی اظہار خیال نہیں فرمایا آیا یہ درست ہے یا غلط میں نے تو یہ کہا ہے کہ یہ inadmissible ہے اور اس کا ایک اور طریقہ ہوتا ہے پر privilege motion کے ذریعے سے اس پر اظہار خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اس issue پہ بات کرنا چاہتے ہیں تو اس کا اور طریقہ ہوتا ہے وہ اس رول میں طریقہ دیا ہوا ہے۔ اس کے مطابق وہ motion دیں اور اس کے مطابق بات کریں۔ اس پر تقریریں نہیں ہو سکتیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: نواب صاحب۔

جناب راحت سعید چھتاری: حضور والا! basic چیز یہ ہے کہ اسلام پارٹی کی اجازت دیتا ہے یا نہیں دیتا ہے اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے جب تک ہم اس کو نہ دیکھ لیں ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ پارٹی کا ہونا لازمی ہے یا بغیر پارٹی کے مجلس شوریٰ کا قائم ہونا ضروری ہے اس صورت میں مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ کہ سب سے پہلی اسلامی سلطنت اور حکومت مدینہ منورہ میں بنی۔ جس کے سردار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے ان پر وحی آتی ہے درانحالیکہ وہ خاتم النبیین بھی

ہیں ، محبوب رب العالمین بھی ہیں لیکن ان پر یہ وحی آتی ہے۔ " وشاورھم فی الامر " جب کوئی معاملہ تمہارے سامنے پیش ہو، تو اس پر مشورہ کر لیا کرو ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا، کہ انہیں اولی الامر بنا کر ان کے ہاتھ میں سب کچھ دے دیا جاتا۔ جب " وشاورھم فی الامر " کا حکم قرآن شریف میں آتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جب آپ پوچھیں گے تو سب آپ ہی کی سی بات کریں گے اس کے کھلے ہوئے معنی یہ ہیں کہ کچھ لوگوں کی رائے یہ ہوگی کہ ایسا ہونا چاہیئے کچھ لوگوں کی رائے اس کے مخالف ہوگی، تو گویا دو پارٹیاں بہرحال اسی وقت وجود میں آ گئیں ایک وہ جو کسی چیز کے حق میں ہوں، ایک وہ جو کسی چیز کے خلاف ہوں، پھر آگے جا کر حکم ہوتا ہے " واذا عزمت " جب تو فیصلہ کر دے، لیکن یہ قرآن کا انداز بیان ہے کہ اکثر سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطاب فرما کر درحقیقت مخلوق کو مخاطب فرمایا گیا ہے یہاں " جب تو فیصلہ کر لے "، کا مقصد یہ ہے کہ جب اکثریت کسی ایک نقطہ نظر کے اوپر فیصلہ کر لے۔ تو " واذا عزمت فتوکل علی اللہ "، پھر اس وقت تم اللہ پر توکل کر کے اپنے ارادوں کو تکمیل میں لاؤ۔

یہاں اسلامی جمہوریت مغربی جمہوریت سے اس لئے مختلف ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نہیں ہو جاتے۔ اگر ہم minority میں ہوں تو اکثریت کی رائے تسلیم کرنی چاہیئے یہی باری تعالیٰ کا حکم ہے جو احکم الحاکمین ہے اور جس کے behalf پر ہم یہاں حاضر ہوئے ہیں اس کے علاوہ جن چیزوں کو دیکھنے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے خود آپ کے ہاں حنبلی ہیں، شافعی ہیں، مالکی ہیں یہ سب کی سب پارٹیز ہیں اور ان کو function کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور ان کی فقہ بھی الگ الگ ہے لہذا ہر پارٹی کو اس کا حق ہونا چاہیئے کہ وہ ملک میں اپنے خیالات کے مطابق بات کرے۔ لیکن ایک چیز ہے کہ ہر ایک کو ملک کی بہبود کی طرف دیکھنا چاہیئے لیکن یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اسی نظر سے دیکھے جس نظر سے حکومت دیکھتی ہے جب تک وہ ملک کی بہبود کو پیش نظر رکھ کر دیکھتی ہے اس پارٹی کو وجود میں رہنے کا حق ہے۔ اس پارٹی کو شوریٰ میں رہنے کا حق ہے۔ اس پارٹی کو اپنے خیالات کے اظہار کا موقع دیا جانا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب محترم پروفیسر خورشید احمد صاحب،

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! میں نے اعتراض کیا تھا کہ اسکی technicality کا جب تک فیصلہ نہ ہو مزید اس پر بات نہیں ہو سکتی، اور آپ نے اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ اس پر کھلے بندوں بحث کی جائے۔ جبکہ اس کے matter پر ایک واضح عذر پیش کیا گیا کہ یہ ٹیکنیکلٹی رولز کے مطابق admissible نہیں ہے۔ جناب جب تک اس کا فیصلہ نہیں فرماتے میں ناقص رائے میں اس کے merit پر اظہار خیال کا موقع نہیں ہوتا۔

پروفیسر خورشید احمد: میں یہی بات عرض کر رہا ہوں میں آپ کی خدمت میں آپ کے توسط سے معزز اراکین کی خدمت میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کل سے یہ ریت چل پڑی ہے کہ پرویلج کے سہارے ہم مختلف موضوعات پر تقاریر کر رہے ہیں یہ بات بہر حال اس معزز ایوان کے وقار کے مطابق نہیں ہے۔ ہمیں بحث کو اس نقطے تک محدود رکھنا چاہیئے جس سے متعلق کوئی تحریک ہو، اور میری نگاہ میں یہ نکتہ بڑا اہم ہے جو اٹھایا گیا ہے اس بات پہ نہ جائیے کہ ان کتابچوں میں کن باتوں پر اظہار خیال کیا گیا ہے اور ان سے کسی کو اختلاف ہے یا اتفاق، ہمیں اپنی رائے رکھنے کا حق ہے اور دوسرے اہل علم کو حق ہے کہ وہ اپنی رائے پیش کریں۔ حکومت اور حکومت سے متعلق ہر فرد کو حق ہے کہ وہ اپنی رائے رکھے۔ صدر محترم کو بھی اس بات کا پورا پورا اختیار ہے۔

میرے خیال میں جو بنیادی سوال ہے وہ یہ ہے کہ سینٹ میں وہی کاغذات سرکاری طور پر پیش کیے جانے چاہئیں جو سینٹ کے سرکاری کاغذات ہیں اور ان کے پیش کرنے کا ایک ضابطہ ہوتا ہے کچھ قوانین ہوتے ہیں، کچھ بل ہوتے ہیں اور کچھ ریزولیوشن ہوتے ہیں یا اس دستور کے تحت صدر محترم کوئی ریفرنس بھیجنا چاہیں تو بھیج سکتے ہیں۔ لیکن خواہ وہ خیالات کتنے ہی قیمتی کیوں نہ ہوں، اگر کسی لٹریچر کو سینٹ کے سامنے لانے کے لئے سینٹ کے وسائل کو استعمال کیا جاتا ہے تو وہ قاعدے کے مطابق ہونا چاہیئے اگر ایسا نہ ہو تو خواہ اچھی ہوں یا بری دراصل Privileges کے منافی ہے میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں اس سے پہلے ایک بڑا اچھا document پریس پرابلم کا جو پاکستان نیوز پیپر نے فراہم کیا تھا۔ وہ اسی ایوان میں تقسیم ہوا تھا جس کا نوٹس لیا گیا اور پھر چیئرمین صاحب کے حکم سے انہیں اٹھایا گیا۔ اسلئے آپ سینٹ میں کوئی document officially

نہیں لا سکتے بلا شبہ جو حضرات چاہتے ہیں کہ ہم ان کے خیالات سے استفادہ کریں ہمارے پتے پر وہ بھیجیں ہم ضرور پڑھیں گے اور کوئی شکایت نہیں کریں گے بلکہ شکر گزار ہوں گے۔ سوال یہ ہے کہ سینیٹ کی sanctity متاثر ہوتی ہے اگر officially کوئی بھی document خواہ وہ کسی بھی source سے آیا ہو خواہ وہ وزیر اعظم ہو یا کوئی اور، وزیر اعظم کو حق ہے کہ جو ڈاکومنٹ وہ سرکاری طور پر رکھ سکتے ہیں رکھیں آپ نے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کا اتنا بڑا پلندہ رکھا ہم اس کے لئے آپ کے ممنون ہیں میری نگاہ میں خواہ وہ document صدر صاحب بھیجیں یا وزیر اعظم بھیجیں یا میں بھیجوں یا کوئی اور بھیجے اگر officially ہمیں Provide کیا جاتا ہے اور اُسے officially مہیا نہیں کیا جانا چاہیئے تھا تو پھر Privilege violate ہو گا۔

سوال صرف اتنا ہے۔ آیا ایسا ہوا ہے یا نہیں۔ جو چیز فراہم کی گئی ہے آیا وہ کسی اُس قاعدے کے تحت ہے۔ کوئی قانون، کوئی بل، کوئی document جو حکومت، صدر یا وزیر اعظم پیش کرنا چاہتے ہیں اگر اس کے علاوہ کوئی چیز فراہم کی گئی ہے اور سرکاری طور پر فراہم کی گئی ہے وہ اچھی ہے یا بُری یہ زیر بحث نہیں وہ Privilege کے منافی ہے اور چونکہ Privilege اتنا ضروری ہے کہ وہ ایک متعین چیز ہو اور یہ ایک متعین چیز ہے کہ document یہاں فراہم کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد کتنی ہے یہ irrelevant ہے اور یہ بات کہ

The matter shall be such as requires the intervention of the Senate.

اس لئے کہ اس قسم کی چیزوں کو سینیٹ ہی روک سکتی ہے۔ یا اجازت دے سکتی ہے۔ اس بنا پر میں سمجھتا ہوں کہ یہ Privilege کی موشن ہے ہمیں اسے اسی تک محدود رکھنا چاہیئے۔ شوریٰ کیا ہے، پارٹیاں ہیں یا نہیں ہیں ان پر اپنے وقت پر بحث ہوگی، ایک بار نہیں کئی بار بحث ہم کر سکتے ہیں لیکن آپ بحث کو اس نقطے کے اوپر مرکوز کریں کہ کیا کسی کو خواہ وہ حکومت کے متعلق ہو، یا اس سے متعلق نہ ہو، یہ حق ہے کہ وہ سینیٹ کے سرکاری ذرائع کو استعمال کر کے ایسے documents ایسی کتابیں

ایسا مواد، ارکان سینیٹ کو officially فراہم کرنے کے لئے جو قانون و دستور کے تحت سینیٹ کو فراہم نہ کئے جا سکتے ہوں فراہم کرنا اس سینیٹ کے عملے کی ذمہ داری نہیں، اگر اس کو violate کیا گیا ہے یا جس نے بھی کیا ہے وہ violation ہے اور اگر ایسا نہیں ہے، بات صاف ہے کہ بے وجہ irrelevant بحث میں جانے سے کچھ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ شکریہ

Mr. Javed Jabbar : On admissibility, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Yes please.

Mr. Javed Jabbar : May I just draw your attention Mr. Chairman, to Rule 234 and through your courtesy I would like to ask whether the Minister responsible for the documents authenticated these documents before they were laid on the Table of this House. That also is relevant to determine whether privilege has been breached.

Mr. Deputy Chairman : Rule 234 is not applicable.

Mr. Javed Jabbar : ust read, for your information, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Yes please.

Mr. Javed Jabbar : Rule 234 says, Sir; "A paper or document to be laid on the Table shall be duly authenticated by the member or Minister by whom it is so laid."

Now, if in this case, the document was not authenticated and simply laid on the Table it constitutes a breaking of the Rules of Procedure and, therefore, amounts to a breach of privilege of this House.

Mr. Deputy Chairman : For the information of the honourable member, they were never laid.

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! عرض یہ ہے کہ میں clarification کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ جہاں تک یہ عذر ہے کہ غیر سرکاری طور پر

document کی تقسیم کا ذکر کیا گیا ہے جیسے میں نے پہلے ذکر کیا کہ میرے علم میں یہ بات نہیں آئی۔ اور معزز سینیٹر پروفیسر خورشید صاحب نے ابھی ارشاد فرمایا کوئی پیپر یہاں پر Lay کئے گئے جس پر اعتراض ہوا اور جناب چیئرمین صاحب نے فوراً ان کو واپس لینے کا حکم صادر کیا۔ بہتر ہوتا کہ جس دن یہ واقعہ ہوا اور اگر کوئی ایسی چیز یہاں پیش کی گئی تھی اسی وقت عذر کر دیتے تو مناسب ہوتا۔

اب میں جناب یہ عرض کروں گا کہ یہ رول کے مطابق نہیں میں اس کو تسلیم کرتا ہوں اکثر ہوتا یہ ہے اور میں نے ایوان زیریں یا نیشنل اسمبلی میں یہ دیکھا کہ بہت سے اراکین اور بہت سے باہر کے دوست بہت سی کتابیں، کتابچے، اندر ممبران کے استفادے کے لئے سرکولیٹ کر دیتے ہیں۔ اور اس پر اس خیال سے کبھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ اگر کسی رکن نے اپنے خیالات کا کسی مضمون میں ذکر کیا ہے تو ممبران اسے پڑھ لیں گے لیکن میں معزز محرک کو اور جناب پروفیسر صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس بات کی احتیاط کی جائے گی کہ کوئی چیز یہاں رولز کی violation میں سرکولیٹ نہ ہو اس بنا پر میں یہ عرض کروں گا کہ کافی اس پہ بحث ہوگئی خیالات کا اظہار بھی فرمایا گیا ہے شاید غیرارادی طور پر ایسا واقعہ ہوا ہو، واقعی مجھے اس کا علم نہیں ورنہ میں ایسا نہ کرنے دیتا۔ شکریہ۔

مولانا کوثر نیازی: اب بحث اختتام کو ہے اور آپ بھی اب رولنگ کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں۔ آپ واقعی جس طرح ایوان کو چلا رہے ہیں دعا دیتے ہیں کہ اللہ آپ کو Permanent chairman بنا دے۔

جناب ڈپٹی چیرمین: میں یہ گذارش کروں گا اس کے متعلق اگر آپ بجائے میرے کہنے کے آپ خود فرما دیں تو جو انہوں نے assurance دی ہے ......(مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: جناب پہلے آپ ہمیں اتنا مکھن لگاتے ہیں اب ہم بھی تھوڑا سا لگالیں۔ ہم بھی تو آپ کے دعاگو ہیں۔

جناب ڈپٹی چیرمین: فاضل وزیر انصاف نے فرما دیا ہے۔ واضح کردیا ہے کہ وہ کتابچے ...... (مداخلت)

مولانا کوثر نیازی: غنیمت ہے کہ اتنا انہوں نے مانا کہ آئندہ اس مسئلے پر احتیاط برتیں گے۔

جناب ڈپٹی چیرمین: شکریہ۔ شکریہ

Not pressed

PRIVILEGE MOTIONS

جناب محترم جاوید جبار صاحب

PRIVILEGE MOTION ; RE : ACTION OF THE GOVERNMENT OF SIND NOT ALLOWING THE SPEAKER TO APPOINT OR PROMOTE THE OFFICERS OF THE PROVINCIAL ASSEMBLY.

Mr. Javed Jabbar : Thank you, Sir. Unlike yesterday, Sir, when I simply read the text of my privilege motion and mistakenly gave the opportunity to my honourable Minister to respond, I shall read the text of the privilege motion and speak a few words on admissibility so that my honourable friend can then respond comprehensively.

My privilege motion, Sir, relates to the fact that I asked for leave to move that the privilege of this august House as the specific and supreme custodian of the rights of the four provinces in the Federation of Pakistan has been breached by the actions of the Government of Sind which have impinged upon the constitutional rights of the Speaker of the Sind Assembly to administer the offices and officers of the Assembly Secretariat and to appoint and promote officials posted in this Secretariat. Therefore, such action adversely affects the authentic practice of democracy in a province thereby creating dangerous precedents for similar action in other provinces and in the Federal legislative forums.

Sir, regarding the concept of privileges, I would like initially to submit that we live in very abnormal times. For the past 8 years the country has been under Martial Law. Under Martial Law a number of very drastic and fundamental amendments to the Constitution have

been carried out. By no means this can be described as a normal state of affairs, therefore, Sir, resorting to the concept of abnormality I believe that the concept of privilege to which a friend of mine referred yesterday saying that the privilege should be interpreted according to the Privileges Act, in my view, is invalid. At a time in our history when no court in the land can take note of any violation concerning fundamental rights, the Federal legislative forums become the only custodians of whatever little recourse to action or logic or justice, the people wish to raise. Therefore, Sir, I believe that looking at privilege one should take a liberal reasonable and balanced and not a narrow legalistic and technical view. Because the concept of privilege reflects what people in this country believe privilege of democratically elected forums to be. This particular matter Sir, concerning the conflict between the Speaker of the Sind Assembly and the Sind Chief Minister has caused apprehension that this incident coming so close to the imminent of lifting of Martial law augurs very ill for the future of our country. Perhaps, I am............. (Interruption).

Mr. Hasan A. Shaikh : Point of order, Sir.

Mr. Javed Jabbar : What is the point of order ? I am proceeding with the permission of the Chairman, will you allow me to complete my argument ?

Mr. Hasan A. Shaikh : I will only take point of order that you may speak only on the admissibility.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I was explaining why it is admissible because it has caused apprehension and unrest in the interior of Sind province in the city of Karachi which belongs to Sind Province, which is a part of the Federation of Pakistan. Therefore, Sir, I believe that it represents both a latent and open conflict between the legislature and the executive branch of the Sind government. I draw your attention first specifically to Article 87 of the Constitution and particularly to Article 87 sub-clause (3). This deals with Secretariats of Majlis-e-Shoora (Parliament), and it says until provision is made by Parliament under clause (2) the Speaker or, as the case may be, the Chairman may, with the approval of the President, make rules regulating the recruitment and the conditions of service of persons appointed to the secretarial staff of the National Assembly or the Senate. Now, Sir, the problem

arises that there is no other article in the Constitution which relates for instance, in the Chapter on 'Provincial Legislatures' which specifies whether Article 87 also applies to the Provincial Assemblies or does not.

On the one hand, the Constitution spells out that in the case of the Federal Legislatures there is a provision. Whereas in the section on Provincial Legislatures, there is total silence. In such a case, Sir, I believe that Article 87 applies in this case and, therefore, strengthens the case for admissibility. I would also like to refer to the fact, Sir, that the High Court of Sind, while dismissing the writ petitions filed by the speaker, has not yet released the text of the judgement. This causes certain problems. One cannot comment in depth on what view the court has taken. But in concluding my submission on admissibility, I will point out that when a similar motion was raised in the National Assembly a few days ago, the question was considered sufficiently complex or ambiguous for a judgement on admissibility to be postponed or deferred. therefore, Sir, this question has not yet been conclusively established as to whether it already constitutes a breach of privilege of one of the two Federal forums at the Legislative level. Thank you.

Mr. Deputy Chairman : Janab Ahmad Mian Soomro.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Under the proviso to Rule 58, I want to, at this stage, raise the similar privilege as my learned brother, in an adjournment motion which I have sent on the same subject which reads ; this House do now adjourn to discuss the matter of urgent public importance and of constitutional nature of recent occurrence, namely, the tussel between the Speaker of the Sind Provincial Assembly and Chief Minister of Sind on the transfer of the Secretary of the Sind Assembly. This has created public resent affecting the functioning of the Federation of Pakistan. Sir, in reply from your Secretariat, I have been told that this is not allowed under Rule 71(f). But the Rule 71(f) says Sir : "it shall relate primarily to the matter which is concern of Government or a matter to a Government substantial financial interest." Also, this does relate to the Federation in this sense that the Federation is a sort of supervisory body to see that the Constitution is properly functioning and the corresponding provision about the Secretariat of the Speaker or the Chairman, etc., as my

learned brother rightly pointed out, would be Article 87. So, I am not going to the merits about the transfer of Secretary, whether he was a judge or not. But I am wanting that this matter should be discussed because it has really created the situation of public resentment of such an open tussel between the Speaker and the Chief Minister. Speaker, according to all conventions, like the Chairman of the Senate or the Speaker of the National Assembly is supposed to be a no party man. It is only when he is no party man that he can give a fair and just ruling, and sometimes it may be even with one which does not suit the Government. Therefore, the fact that there is a tussel between the Government and the Speaker would obviously want the Government to remove the Speaker by a vote of no confidence because usually the Chief Minister or whoever the Prime Minister may be, would be having a majority and a Speaker or a Chairman can be removed by a simple majority, but that would be creating a very bad convention. Because the Speaker and the Chairman are supposed to be above parties, they are supposed to be a non-party people and, usually, they are elected as this House has the honour of electing the Chairman and Vice-Chairman uncontested, and even in the elections usually parties do not put up a candidate against the Speakers. So, here this matter, as I said, was one which was really very important and calls for the attention of the Senate.

I am not going to the merits as to who is in the right or who is in the wrong. I am only going to the fact that such a tussel is not in the interest of the Federation, particularly, when we are in this period of transition. Thank you, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Kindly give your opinion as to what should be done ? I place the onus on you, let us be realistic.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Kindly ask the House and take the sense of the House. That is my suggestion, Sir.

Mr. Javed Jabbar : Since the motion has not been decided upon by the National Assembly either, please bear that in mind. It can be deferred for consideration after the Assembly has given its opinion.

Mr. Deputy Chairman : Mr. Javed Jabbar, we are not in a hurry. If we have a problem before us, let us come to grips with it, and decide either we want it or we don't.

Mr. Javed Jabbar : Sir, I am bound by your decision. Certainly if you wish to determine admissibility at this stage, I am only suggesting in the better interest of all concerned because it is a complex or vague issue.

Mr. Deputy Chairman : It is a vague issue. If you yourself say it a vague issue, with due respect, I mean, you make me more weak than I am. If you say it is a vague issue the whole thing collapses.

Mr. Javed Jabbar : No, Sir. May I say that it does not necessarily collapse only because I have used the word 'vague'. Vague is, perhaps the inappropriate word. What I perhaps meant was complex. It is not clear at this stage. I have just cited an Article of the Constitution and I do not find a clear provision that explains the Constitutional role of the Speaker in the provincial Assembly.

Mr. Deputy Chairman : That I am requesting you, what is not clear either. You please clear that.

Mr. Javed Jabbar : What is not clear is the Treasury Benches' attitude. They have not yet spoken.

Mr. Deputy Chairman : Janab Law Minister. Sahib.

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! میں معزز سنیٹر کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے خود ہی فرمایا کہ آپ مجھے حکم دیں کہ میں کچھ عرض کروں ورنہ اکثر ہی accuse کیا جاتا ہے کہ یہ کیوں اعتراضات کرتے ہیں میں یہ گذارش کروں گا کہ میری ناقص رائے میں یہ تحریک استحقاق ہماری متعلقہ صوبائی اسمبلی کا استحقاق مجروح کرتی ہے کیونکہ مسئلہ یوں ہے کہ کسی ایک اسمبلی سیکریٹریٹ کے ملازم کا مسئلہ ہے سندھ گورنمنٹ نے اسے withdraw کر لیا کیونکہ آپ کو مجھ سے بہتر علم ہے کہ اکثر اسمبلی سیکریٹریٹ میں افسر یا سٹاف کے ممبر مختلف محکموں سے deputation پر آتے ہوئے ہیں۔

جناب چیرمین! صوبائی اسمبلی نے اس حکم کو جس کے تحت صوبائی گورنمنٹ نے اپنے کسی خاص ملازم کو واپس بلا لیا، سندھ ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا سندھ ہائی کورٹ نے میری

اطلاع کے مطابق ان کی Petition in limine خارج کر دی میرے پاس اس ججمنٹ کی کاپی نہیں ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر سندھ گورنمنٹ ایک فیصلہ کرتی ہے اور سندھ اسمبلی کے سپیکر اس فیصلے کو تسلیم نہ کرتے ہوئے عدالت کو چیلنج کر دیتے ہیں اور عدالت ان کی پٹیشن خارج کر دیتی ہے۔ تو میں سب سے پہلے یہ گذارش کرونگا کہ یہاں Privilege کیسے breach ہو گیا۔ ہمارے معزز قابل احترام سپیکر صاحب نے اس حکم کو غلط تصور کرتے ہوئے عدالت میں چیلنج کر دیا۔ اب وہ مسئلہ ملازم کا ختم ہو گیا۔

اس کے بعد جناب والا! میں سمجھتا ہوں کہ آؤٹ سائڈ سے ان کے معاملات کے متعلق کسی بھی فورم پر چہ جائیکہ سینٹ کے فورم پر؛ جب کہ یہاں پچھلے آٹھویں ترمیمی بل کے موقع پر اس معزز سینٹ سے آواز اُٹھائی گئی کہ جناب صوبائی خود مختاری میں دخل اندازی ہو رہی ہے اور یہاں یہ کہہ کر کہ سینٹ کو بنیادی حقوق کی حفاظت کرنی ہے یا کسی Federating unit کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ اب جناب ارشاد فرمایا گیا کہ اس آئین کے اندر اس مسئلے کو کیسے ڈیل کیا جائے۔ حضور والا! سندھ اسمبلی خود اس بات کی مجاز ہے اگر یہ محسوس کرتی کہ جناب گورنمنٹ کا آرڈر غیر قانونی ہے تو سندھ اسمبلی خود یہ موشن سندھ اسمبلی کے اندر پیش کرتی کہ ان کا استحقاق مجروح ہوا ہے یا یہ کہ اگر سندھ اسمبلی محسوس کرتی کہ جناب سپیکر صاحب کا استحقاق یا سپیکر صاحب کا ایکشن درست نہیں تھا جناب میں معزز سینیٹر کی ایک اور الجھن دور کرنا چاہتا ہوں انہوں نے فرمایا ہے کہ آرٹیکل ۸۷ کے علاوہ اور کوئی پروویژن ہی نہیں ہے حالانکہ آرٹیکل ۱۲۷ موجود ہے۔ اس آئین کے اندر جس میں یہ دیا گیا ہے کہ اسمبلی خود اپنے ملازمین کے متعلق قواعد وضوابط وضع کرے گی اور اگر کسی قاعدے کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوتا ہے جس نے وہ قاعدہ بنایا ہو۔ اس لئے اگر کوئی ایکشن سپیکر صاحب کا رولز کے مطابق ہے اور اس کو کسی نے impinge کیا ہے تو جناب آرٹیکل ۱۲۷ کے تحت بنائے گئے قاعدے کے مطابق وہ اسمبلی خود اس بریچ کا محاسبہ کر سکتی تھی۔ اس سینٹ کا اختیار کہاں سے آگیا کہ اسکا استحقاق breach ہوا ہے اگر سیاسی سطح پر سندھ اسمبلی محسوس کرتی کہ جناب سپیکر صاحب نے کوئی استحقاق مجروح کیا ہے۔ تو جناب آرٹیکل ۱۲۷ کے تحت وہ سپیکر صاحب کے خلاف ایکشن کر سکتی تھی۔ اور اگر سندھ اسمبلی محسوس کرتی کہ چیف منسٹر نے کوئی استحقاق مجروح کیا ہے تو جناب وہ آرٹیکل ۱۳۶ کے تحت چیف منسٹر کے خلاف کاروائی کر سکتی تھی۔

جناب والا! جب آئین کی دفعات واضح ہیں اور اس کے متعلق وہاں کی اسمبلی ایکشن لینے کی مجاز ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ایوان کے اندر اس مسئلے پر اظہار خیال کیا جائے یا اس موشن کو admit کیا جائے تو میری ناقص رائے میں یہ ان کے استحقاق کا breach ہے۔ اور کہیں یہ ایوان اس بات کا مرتکب نہ ہو کہ کسی صوبائی اسمبلی کے حقوق کا استحصال کیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ سیاسی سطح پر یہ بات پھر نئے سرے سے آجائے کہ جناب یہ فیڈریشن یا جو ہمارے Fedrating ادارے ہیں وہ صوبائی معاملات میں دخل اندازی کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے میں یہ گزارش کروں گا کہ چونکہ یہ سینیٹ کے دائرہ اختیار سے باہر ہے اس لئے رول ۵۹ (۳) کے تحت یہ admissible نہیں ہے اور اس کو ruled out کیا جائے ایک ارشاد معزز محرک کی طرف سے ہوا کہ نیشنل اسمبلی کے اندر اس قسم کی ایک تحریک بھی پنڈنگ ہے۔ میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ تحریک اس لئے پنڈنگ ہے کہ اس پر فریقین کے مابین کوئی argument نہیں ہوئے تھے۔ اس کی ججمنٹ reserve نہیں ہے۔ وہ موشن پنڈنگ ہے۔ پھر جناب والا! ایک طرف یہ کہا جاتا ہے سینیٹ با اختیار ادارہ ہے اسکو کیوں کہتے ہیں کہ یہ چھاپ ہے۔ اور یہاں یہ حوالہ دیا جا رہا ہے چونکہ وہاں یہ فیصلہ نہیں ہوا اس لئے آپ بھی نہ کریں۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ آج اس موشن پر فیصلہ کر کے یہ تاثر بھی دور کر دیں کہ یہ ادارہ ربڑ اسٹمپ ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ جناب محترم حسن اے شیخ صاحب۔

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I would like to draw your attention to Rule 57 which says, "A member may, with the consent of the Chairman, raise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Senate or of a Committee thereof." Where is the provision for any other privilege, question of privilege of the Sind Assembly, Sind Assembly's Speaker, Sind Assembly's member is not involved in Rule 57. Question of Privilege relating to a Member, Senate or a Committee thereof can be raised and no other.

Mr. Javed Jabbar: Sir, May I respond to the points made by both my honourable friends, Mr. Chairman. May I have your

permission to respond briefly to the points made by the honourable Minister and Mr. Shaikh.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے اپنی باری تو لے لی ہے۔ دیکھئے میں آپ کو بتاؤں جیسے آپ چاہیں گے ویسے میں چلاتا جاؤں گا لیکن یہ طے کر لیں۔ اگر آپ یہ فرمائیں کہ تقریروں کا سلسلہ لامتناہی رہے مجھے کوئی اعتراض نہیں، صبح تک رہے۔ میں یہاں عارضی طور پر ہوں۔ اس کے بعد پھر میں نے وہاں آپ کے ساتھ بیٹھنا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب فاضل وزیر قانون صاحب بول چکے ہیں اور اس سے پہلے آپ کو بھی موقع مل چکا ہے۔ اب پھر آپ کے بعد لا منسٹر صاحب بولیں۔ جیسے آپ چاہیں۔

Mr. Javed Jabbar : I think Sir, I could anticipate the reaction of my honourable friend, the Minister, he will not hopefully want to respond to what I have said... I concede to his wisdom, he has pointed out an over-sight on my part that Article 127 of the Constitution also relates here but I only referred to the earlier Article because even in the sense there has been ambiguity as to determining the scope and authority of the Speaker and the authority of the Government of Sind.

No. 2 Sir, regarding privilege I think my honourable friend Mr. Shaikh did not perhaps pay attention to my earlier remarks, my initial remarks on what constitutes breach of privilege, which I believe, requires redefinition and review. Thank you.

جناب ڈپٹی چیئرمین: آنریبل وزیر قانون نے جو حوالہ جات دیئے ہیں میں ان کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں اور موشن کو رولڈ آؤٹ قرار دیتا ہوں۔ تحاریک التواء

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین۔ میں نقطہ وضاحت پر کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بالکل آپ فرمائیں۔

مولانا سمیع الحق: جناب زہری صاحب ذرا متوجہ ہو جائیں۔ جناب والا! کل کچھ ایسا مسئلہ پیش آیا تھا جو بڑا حساس مسئلہ تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں یہ گذارش کروں گا کہ کل تو دفن ہو گیا۔

[* * * *]

*Expunged by the order of the Deputy Chairman.

جناب ڈپٹی چیرمین: اب ہم ایڈجرنمنٹ موشنز کو لیتے ہیں ۔

میر نبی بخش زہری: جناب والا! میں ممبروں کے حقوق کے بارے میں قانون اور رولز کے مطابق عرض کر رہا ہوں ۔ میرے دوست مولانا سمیع الحق جہاں بیٹھے ہیں وہاں جو pillar ہے وہ آپ میں اور ان میں حائل ہے ، جس کی وجہ سے وہ آپ کو دیکھ نہیں سکتے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ اگر کہیں ہاؤس میں کوئی اور سیٹ خالی نہ ہو تو میری سیٹ کے ساتھ ، ایک سیٹ کی مکمل جگہ موجود ہے اس لئے جناب یہ حکم دیں کہ ان کی سیٹ میرے ساتھ ہو تاکہ وہ اپنے خیالات کا مناسب اظہار کرتے وقت آپ کو دیکھ سکیں ۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیرمین ، ہمارے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا کہ میں یہ الفاظ ایکسپنج کرواؤں گا اور وہ یہ دیوار expunge کرائیں گے ۔ ویسے بھی ماربل کے ماہر ہیں ۔

میر نبی بخش زہری: جناب چیرمین! ہمیں آپ سے یہی توقع ہے کہ آپ اس کا حکم دیں گے ۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! معزز سینیٹر سمیع الحق صاحب نے کئی دفعہ کہا ہے کہ وہ صاف چھپتے بھی نہیں اور سامنے آتے بھی نہیں" وہ بوقت ضرورت پیچھے ہٹ جاتے ہیں ۔ اس لئے انہوں نے مصلحتاً یہ سیٹ رکھی ہوئی ہے ہمارے معزز سینیٹر جن کا تعلق بلوچستان سے ہے ان کو یہ موقع نہیں دینا چاہیئے کہ وہ بوقت ضرورت چھپ سکیں ۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ بعد میں اسے expunge کرا دیں

میر نبی بخش زہری: ہم چاہتے ہیں کہ وہ سامنے آکر بیٹھیں تاکہ ہم ان کے عالم دین ہونے کی حیثیت سے مستفیض ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیرمین: اگر مولانا سمجھیں تو سیٹ تبدیل کر لیں یہ ان کی صوابدید پر ہے ۔

مولانا سمیع الحق: جناب بعض لوگ میرا سامنا بعض حالات میں نہیں کر سکتے اس لئے انہوں نے دیوار کے سامنے میری سیٹ منتخب کروائی ہے ۔

جناب ڈپٹی چیرمین: ایڈجرنمنٹ موشن کو لیتے ہیں ۔ اگر آپ سیٹ تبدیل کرنا چاہتے ہیں تو تبدیل کر لیں اور جہاں بیٹھنا چاہیں بیٹھ جائیں ۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر ، جناب والا! ہنسی اور مذاق میں اس ہاؤس کا بہت سارا وقت ضائع ہو رہا ہے ۔ اس سے ایوان کا وقار بہت بری طرح مجروح ہو رہا ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے ۔ یہ ایوان ہے ۔ لوگوں کی نگاہیں اسی ایوان پر لگی ہوتی ہیں اگر ہم بھی اسی طرح کام کریں تو یہ کہاں کا انصاف ہوگا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔

میر نبی بخش زہری : پوائنٹ آف انفارمیشن، جناب والا! ہمارا یہ حق ہے کہ ہم ایک دوسرے سے برادری کے انداز میں بات کریں اور مہذب بات کریں۔ ہمیں یہاں تلخیوں کو دور کرنا چاہیئے۔ ہم قوم کے نمائندہ ہیں۔ اگر ہم یہاں مڈبھیڑ کریں، اور یہاں serious ہو کر بیٹھ جائیں تو بور ہو جائیں گے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم جناب چیئرمین! آپ کی صدارت میں چاہتے ہیں کہ ہم خوش رہیں۔ اور معزز ممبر نے جو کچھ فرمایا ہے، اس کے بارے میں عرض ہے کہ انہیں یہ اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بڑی اچھی بات ہے کہ ہم یہاں ایک برادری کے طور پر کام کریں اور خوش اسلوبی سے اپنا کردار ادا کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ایڈجرنمنٹ موشن کو لیتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین، کل آپ نے فرمایا تھا کہ نمبر ۶۶ سے ۱۰۰ تک لے لیں گے جو کہ ایک موضوع پر ہی ہیں

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ آپ نے درست فرمایا ہے کہ ایڈجرنمنٹ موشن نمبر ۶۳-۶۶ اور ۱۰ ا پڑھ لی تھیں اب کارروائی کا آغاز وہیں سے شروع کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق : کل میں نے ایک پڑھ لی تھی اور ایک پڑھنے والی ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں آپ نے پڑھ لی تھیں۔

مولانا سمیع الحق : وہ کرم ایجنسی کے بارے میں تھی، اصل یہاں دو مسائل پینڈنگ ہیں۔ ایک مسئلہ کرم ایجنسی کے بارے میں ہے اور دوسرا خیبر ایجنسی کے بارے میں ہے۔ دونوں علیحدہ علیحدہ موضوعات ہیں۔ زیادہ تر مشترکہ موضاعات خیبر ایجنسی کے بارے میں ہیں

جناب ڈپٹی چیئرمین : کل آپ کی اجازت سے ہی تینوں اکھٹی کی گئی تھیں۔

مولانا سمیع الحق : وہ جناب کرم ایجنسی کے بارے میں تھیں۔ کل یہاں کہا گیا تھا کہ خیبر ایجنسی کے بارے میں آٹھ دس ممبران کی ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : کل یہی خیال تھا کہ واقعات ایک جیسے ہیں، مگر اب آپ جیسے خیال فرمائیں تو پھر پڑھی ہوئی کا وزیر متعلقہ جواب دیتے ہیں۔

قاضی حسین احمد : ایک تحریک التوا نمبر ۹۹ ہے جو کہ خیبر ایجنسی کے بارے میں ہے وہ میں نے نہیں پڑھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ پڑھ لیں۔

قاضی حسین احمد: میں جناب عرض کرتا ہوں کہ یہ تحریکیں تین موضوعات پر ہیں۔ ایک تو کرم ایجنسی کے بارے میں ہیں، دوسرا موضوع، خیبر ایجنسی ہے اور تیسرا موضوع افغان طیاروں کی raid ہے۔ یہ تینوں الگ الگ مسئلے ہیں۔ اگر آپ ان کو اکٹھا بھی کرنا چاہتے ہیں۔ (مداخلت)

Mr. Hasan A. Shaikh : He can not recombine three issues in one Adjournment Motion, his Adjournment may be ruled out.

ADJ. MOTION ; RE : A FIGHT BETWEEN A TRIBAL GROUP AND FRONTIER CONSTABULARY

جناب ڈپٹی چیئرمین: نہیں نہیں، وہ علیحدہ پڑھیں گے تاکہ ان کا Sequence قائم رہے۔

قاضی حسین احمد: آج کے اخبارات میں یہ خبر چھپی ہے کہ خیبر ایجنسی کے قبائل کے ایک گروپ اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کے مابین لڑائی کے دوران بہت سی قیمتی جانیں ضائع ہوگئی ہیں یہ خبر بھی چھپ گئی ہے کہ لڑائی کے دوران دو سو سپاہی باغی قبائلیوں سے مل گئے ہیں۔ لڑائی کی بنیاد یہ بتائی گئی ہے کہ حکومت قبائلیوں کے اس گروپ سے مطالبہ کر رہی ہے کہ جو روسی اسلحہ انہیں کارمل حکومت کی طرف سے دیا گیا ہے اسے حکومت کے حوالے کر دیں۔ اس واقعہ سے ایک ایسی تشویشناک صورت حال پیدا ہوئی ہے جو فوری توجہ کی مستحق ہے۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ معمول کی کارروائی کو ملتوی کر کے اس صورت حال کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔ اس پر کچھ بات کرنے کی بھی اجازت ہے۔

جناب چیئرمین: ارشاد فرمائیں۔

قاضی حسین احمد: جناب والا! قبائلی علاقوں میں ایک مدت سے ایک صورت حال پیدا ہو رہی تھی جس کی طرف قبائلی ملکوں کے وفود نے انتظامیہ کی توجہ بھی مبذول کرائی تھی اور انتظامیہ کو کہا گیا تھا کہ اگر بروقت ان حالات کی تلافی نہ کی گئی۔ اس کا راستہ نہ روکا گیا تو پھر اس سے ایک تشویش ناک صورت پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ قبائلی ملکوں کے وفود کی طرف سے

بتائے گئے خدشات کی طرف بالکل توجہ نہ دی گئی۔ صوبائی انتظامیہ کی غفلت اور نا اہلی کے نتیجے میں کچھ لوگ ناراض ہو گئے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ ناراضگی اس حد تک تھی یا اس سطح کی تھی کہ اس کے نتیجے میں ایک ایسی بدنما صورت حال پیدا ہوتی۔ اگر بر وقت اقدامات کر دیئے جاتے تو ان لوگوں کو جو کہ ناراض تھے، درست رویہ اختیار کرنے پر آمادہ کیا جا سکتا تھا لیکن کچھ عناصر کے ساتھ مسلسل غلط رویہ اختیار کرنے اور بر وقت اقدامات نہ کرنے کے نتیجے میں یہ حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد وہ صورت حال اس قدر نازک نہیں تھی کہ اس کے لئے اتنے بڑے پیمانے پر فوجی کارروائی کرنے کی ضرورت ہوتی۔ ایسے حالات میں بھی اس مسئلے کو پولٹیکل اور دوسرے ذرائع سے حل کیا جا سکتا تھا۔ لیکن انتظامیہ نے اس کو اپنی انا کا مسئلہ بنایا اور ایک بڑے پیمانے پر ایکشن کیا گیا جس کے نتیجے میں عالمی پیمانے پر پاکستان کے خلاف کچھ لوگوں کو پراپیگنڈہ کرنے کا موقع ملا اور خاص طور پر روسی انتظامیہ اور کارمل انتظامیہ کو پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ کرنے کا موقع ملا۔

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قطعاً غیر ضروری اقدام تھا جس سے بہت سارے بے گناہ لوگ بھی متاثر ہوئے ہیں اس پر اس ایوان میں بحث ہونی چاہئے تاکہ یہ پتہ چلے کہ اس اقدام کے کون عناصر ذمہ دار ہیں اور تفصیل کے ساتھ یہ بات سامنے لائی جا سکے تاکہ اس قسم کے واقعات دوبارہ نمودار نہ ہونے پائیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے صحیح اور مناسب طریق کار اختیار کیا جائے تو حالات سنبھل سکتے ہیں آپ کو معلوم ہو گا کہ قبائلی علاقے میں کسی طرح کی کوئی بڑی بغاوت نہیں ہے وہ پاکستان کے وفادار قبائل ہیں ان کی بہت بڑی اکثریت اب بھی پاکستان کی وفادار ہے اور یہ جو اس طرح کی خبریں بعض اخبارات میں چھپتی ہیں کہ قبائیلیوں کی بغاوت کو کچل دیا گیا غلط ہیں کیونکہ وہاں اس سطح کی کوئی بغاوت بھی نہیں ہے اور اس میں صرف انتظامیہ کے کچھ افسران کی نا اہلی کے نتیجے میں یہ صورت حال پیدا ہوئی ہے جس طریقے سے ہمارے اخبارات میں سے بعض اخبارات اس کو غیر ذمہ دارانہ طریقے سے اچھال رہے ہیں اور اس کا راستہ نہیں روکا جا رہا یہ بھی حکومت کی نا اہلی ہے کہ وہ اس کا راستہ نہیں روک رہے ہیں وہ ٹھیک طریقے سے سامنے نہیں آتے تاکہ ٹھیک طریقے سے اس کی کچھ وضاحت کر دیں اور جو بھی بیانات خود حکومت کی طرف سے آتے ہیں وہ بیانات اس بات کو تقویت پہنچا رہے ہیں کہ شاید بہت بڑے پیمانے پر کوئی بہت بڑی بغاوت ہے

حالانکہ حقیقت اس طرح کی نہیں ہے۔ اس میں حکومت کو ایک مناسب اور متوازن رویہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے اور دوسرے اس پورے واقعہ کی مکمل طور پر وضاحت کرنے کی ضرورت ہے تاکہ غلط فہمیاں ختم ہو جائیں۔

جس رات یہ واقعات ہو رہے تھے اس رات میں اپنے گھر میں تھا اور میرا جو مکان ہے وہ اس قبائلی علاقے سے تین چار میل کے فاصلے پر ہے جہاں یہ کارروائی ہو رہی ہے۔ جہاں یہ واقعات ہوئے ہیں۔ وہاں سے میرے پاس قبائلی وفود آئے اور انہوں نے مجھے یہ کہا کہ یہ بالکل غیر ضروری اقدام تھا اس بڑے پیمانے پر اس کی ضرورت نہیں تھی اور یہ ساری صورت حال اس وجہ سے پیدا ہوئی ہے کہ بروقت انتظامیہ نے اقدام نہیں کیا۔ اس لئے میں یہ گذارش کرونگا کہ اس صورت حال پر پوری قوم کو تشویش ہے اور اس تشویش کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ بہت سارے ممبران نے اس ایک واقعہ پر تحاریک پیش کی ہیں تو اس وجہ سے یہ واقعہ اس قابل ہے کہ اس پر بہت تفصیل کے ساتھ اس ایوان میں بات کی جائے اور اس کے لئے دوسری کارروائی کو آپ ملتوی کر دیں شکریہ۔

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب! میں مختصراً وہ الفاظ پڑھ کر سناتا ہوں۔ کل چونکہ اس مسئلے کو نہیں لیا گیا تھا تو میں اس کی تشریح میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ یکم نومبر کے اخبارات نے بی بی سی کے حوالے سے خبر شائع کی ہے کہ افغانستان کی حکومت پاکستان کے بعض قبائیلوں کو سینکڑوں کی تعداد میں مفت رائفلیں تقسیم کر رہی ہے اور یہ بات ان قبائیلوں کے لیڈر کوکی خیل نے خود بی بی سی کو بتائی ہے موجودہ حالات میں جب کہ روس کا افغانستان پر جارحانہ قبضہ ہے اور اس کے فوجی پاکستان کی سرحدات پر آئے دن جارحانہ حملے کر رہے ہیں پاکستان کے اندر ملک دشمن افراد اور ان کی سرگرمیوں کے انسداد کو زیر غور لایا جائے۔

جناب چیئرمین صاحب! یہ تحریک میں نے جس وقت پیش کی تھی اس وقت حالات یہاں تک نہیں پہنچے تھے۔ یکم نومبر کو تحریک پیش ہوئی تھی۔ بہر حال اس مرحلے پر ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ جو اصل صورت حال ہے اس سے ہمیں مطمئن کیا جائے

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ حکومت کا اقدام ٹھیک تھا یا غلط تھا۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت نے اصلاح کی ساری کوششیں کی ہوں اور اس کو کامیابی نہ ہو سکی ہو اور آخر اس کو مجبوراً یہ اقدام کرنا پڑا ہم بحث کے بعد یہ اندازہ لگا سکتے ہیں اور ایک مرحلہ ایسا آ سکتا ہے کہ حکومت مجبوراً ایسے اقدام کر سکتی ہے کیوں کہ یہ علاقہ ایسا حساس ہے اور وہاں روس کی تمام فوج اور کارندے پھیلے ہوئے ہیں بہر حال ان معاملات پر گہری نظر رکھنی چاہیئے تھی اور کھلم کھلا جب اسلحے کی تقسیم شروع ہو گئی اور ایک گروہ منظم ہونے لگا تھا اس وقت بھی ضروری تھا کہ مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت دونوں مل کر اس کا نوٹس لیتیں۔ میرے خیال میں اس مسئلے کو صرف صوبے کے حوالے سے ہم نہیں دیکھ سکتے کیونکہ قبائلی علاقہ براہ راست مرکز کے ماتحت بھی ہے بہر حال ہم چاہتے ہیں کہ وہاں اعتماد اور سکون کی فضا ہو اور کوئی ایسی شورش نہ ہو اور جو عناصر پس پردہ روس کی ہمنوائی کر رہے ہیں اور اس کے لئے کام کر رہے ہیں ان پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور ان کا فوری نوٹس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ چوہدری محمد طارق صاحب۔

جناب محمد طارق چوہدری: جناب چیئرمین! کل میں نے اپنی تحریک پڑھ دی تھی۔ اب آپ کی اجازت سے اس کا تھوڑا سا پس منظر بیان کروں گا۔ جناب! یہ جو افسوسناک واقعات ہوئے ہیں ان کا ایک سیاسی پس منظر ہے اور اس پس منظر میں سب سے زیادہ حصہ سرحد کی صوبائی انتظامیہ کی نااہلی اور خود غرضی کا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ایسا ہی ایک واقعہ مہمند ایجنسی میں ہوا تھا کچھ لوگوں نے مجھے بتایا کہ وہاں سولہ مرلہ زمین جو وہاں کے گورنر کے ایک عزیز کی تھی اس پر تھوڑا سا جھگڑا ہوا اس جھگڑے کو چکانے کے لئے گورنر صاحب نے ایک میجر کی قیادت میں کانسٹیبلری وہاں بھیج دی اور انہوں نے وہاں جا کر ایکشن کیا۔ جس کے نتیجے میں قبائل نے بھی، وہاں کی مہمند ایجنسی کے جو ملک تھے انہوں نے بھی جوابی کاروائی کی۔ ایک میجر اور متعدد سپاہی وہاں ہلاک ہو گئے اس کے بعد انہوں نے وہاں سرخ جھنڈے لہرا دیئے روس کے نعرے لگائے یعنی ایک ایسا واقعہ جو سولہ

مرے زمین کا تھا اور ایک شخص کا ذاتی قصہ تھا اپنی رشتہ داری کے زعم میں اس کو اس حد تک بگاڑا گیا کہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی اب یہ جو ولی کوگی خیل والا قصہ ہے اس میں بھی دراصل اس حد تک حقیقت نہیں ہے جس حد تک اس کو اچھالا گیا ہے جس حد تک اس کو شورش بنا دیا گیا ہے بغاوت بنا دیا گیا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے سرحد کے پورے قبائل مل کر حکومت پاکستان کے مقابلے میں آکھڑے ہوئے ہیں۔ اس کا بھی دراصل وہی سیاسی پس منظر ہے۔ قصہ یہ ہے کہ یہ ولی کوگی خیل اور نادر خان دونوں ایک ہی قبیلے کے آدمی ہیں جو متحارب ہیں اور یہ بالکل ہمارے گاؤں اور دیہات کی طرح کا قصہ ہے کہ جب آپ امیدوار ہوتے ہیں تو ہمارے دیہات کا ایک چوہدری آپ کی حمایت کرتا ہے تو دوسرا چوہدری جو ہے وہ آپ کے مخالف امیدوار کی حمایت کرتا ہے یہ بالکل ویسا ہی قصہ ہے۔ نادر خان جو ہے وہ بھی کسی زمانے میں.. مداخلت

جناب شاد محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر! جناب وہ ایک ایسے شخص کے متعلق ریمارکس پاس کرتے ہیں جو اس ہاؤس میں موجود نہیں ہے۔ اس ہاؤس کا ممبر نہیں ہے یہ خلاف ضابطہ ہے ان کو احتیاط سے باتیں کرنی چاہیئں

جناب محمد طارق چوہدری: میں جناب حکومت پاکستان کے نمائندے کے بارے میں بات کر رہا ہوں اور یہ مجھے حق حاصل ہے کہ میں صورت حال کی وضاحت کروں۔

جناب ڈپٹی چیرمین: پھر بھی میں فاضل ممبر کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ آپ واقعہ بیان کریں۔

جناب محمد طارق چوہدری: جی جی میں واقعہ بیان کر رہا ہوں جناب! کیوں کہ ولی خان اور نادر خان کا یہاں ذکر آ رہا ہے وہ تو ایوان میں آ کر نہیں بیٹھ سکتے وہ تو یہاں ممبر ہی نہیں ہیں۔

جناب شاد محمد خان: آپ صوبہ سرحد کے گورنر کو ملوث کرتے ہیں اس کے آپ کا... (مداخلت)

محمد طارق چوہدری: اس لئے کہ یہ واقعہ جو ہے اسی سے متعلق ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین : بہرحال فاضل ممبر احتیاط کریں

جناب محمد طارق چوہدری : بہرحال ان دونوں کا بھی قصہ اسی طرح ہے جس طرح ہمارے گاؤں میں دو مخالف چوہدری ہوتے ہیں تو اب قصہ یہ ہے کہ ان دونوں میں سے ایک جب پاکستان کی طرف یا وہاں کی انتظامیہ کی طرف جاتا ہے تو دوسرا اس کے مخالف جاتا ہے اسی طرح نادر خان جو ہے وہ جب سرحد کی جو انتظامیہ ہے اس کی طرف جھکا تو کوکی خیل نے دوسروں کا سہارا لیا اب وہاں جو اس کا پس منظر ہے وہ غالباً یہ ہے یا زیادہ تر اس کا امکان یہ ہے کہ یہ جو منشیات کی تجارت ہے اس کا وہ سارا پس منظر اس کے بارے میں ہے اس کو کنٹرول کون کرے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں فاضل ممبر کی خدمت میں نہایت معذرت کے ساتھ گذارش کروں گا کہ آپ ایڈمیسیبلٹی پر فرمائیں ۔ حقائق پر نہ جائیں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب ! میں تو حقائق پر ہی بات کر رہا ہوں ایڈمیسیبلٹی تو یہ ہے کہ یہ فوری نوعیت کا مسئلہ ہے پاکستان کے بارے میں ہے اور اس کو ایوان میں زیر بحث آنا ہی چاہیئے پھر میں واقعات بعد میں بیان کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ

سید عباس شاہ : جناب والا ! اگر آپ کی اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : فرمائیں ۔

سید عباس شاہ : کیونکہ جو چیزیں رول کے مطابق ہیں وہ اس پر حاوی ہوتی ہیں public importance کا معاملہ ہے اور ایک ایسا واقعہ ہے جو قوم کی نظر میں آچکا ہے اور اخباروں نے اس کو مختلف طریقوں سے اچھالا ہے حقیقت، جیسے کہ میرے معزز ممبر نے کہا ایسی نہیں ہے ۔کیونکہ معزز ممبر کو صحیح طور پر ان لوگوں کے نام بھی نہیں آتے ہیں لیکن جیسے قصے کہانیاں سنی جاتی ہیں وہ اسی طرح اس کو بیان کر رہے ہیں اگر حکومت نے کچھ اقدامات کیئے ہیں تو وہ سوچ سمجھ کر کیئے ہیں ۔ ایسے حساس ایریا میں جو کہ بارڈر ایریا ہے وہاں پر حکومت صوبہ سرحد ایسے ایکشن لیتی ہے تو یقیناً اس کے پیچھے کوئی عمل ایسا ہو گا کہ اس کو روکنا چاہیئے

جناب محمد طارق چوہدری: پوائنٹ آف آرڈر، واقعات پھر ان کو بھی بیان نہیں کرنے چاہیئں یہ ابھی admissibility پر بات کریں اس کے بعد واقعات جو ہیں اسی ترتیب سے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں، آپ فرمائیں،

سید عباس شاہ: جناب والا! ہمارے قبائلی علاقے میں پولیس یا ایسے ذرائع نہیں ہیں، جہاں پر کچھ ایسے واقعات ہوں اور ان کو روکا جائے جو کہ ملک و قوم کے مفاد کے خلاف ہوں۔ یقیناً ہماری پیرا ملٹری فورس یا سکیورٹی فورس کو وہاں پر لانا پڑتا ہے۔ ہر ملک میں ہمیشہ ایسا ہوا ہے جو ملک کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی کوششیں کرتے ہیں اور خاص طور پر فنانشل منفعت کے لئے اور جیسا کہ انہوں نے فرمایا، منشیات کو آپ جس وقت تباہ کرتے ہیں، منشیات کے اڈوں کو تباہ کرتے ہیں لیکن مافیا کو تباہ کرنا اتنا آسان نہیں ہے یہ تو ہماری صوبہ سرحد کی حکومت کی بہادری ہے کہ انہوں نے قریباً ۸۴ لیبارٹریز وہاں پر ختم کی ہیں۔ اور امریکہ کی حکومت بھی اپنے ملک میں مافیا کو ختم نہیں کر سکی۔ لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ انہوں نے اس ایکشن سے مافیا کو قریباً ختم کر دیا ہے اور اخباروں میں جو پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔ یہ تو معمولی بات ہے چاہیئے تو یہ کہ ہمارے وہ لوگ جو وہاں پر حکومت چلا رہے ہیں وہ قتل ہو جاتے۔ قتل کرا دیئے جاتے۔ مافیا اتنی پاورفل ہوتی ہے کروڑوں روپے۔ لاکھوں روپے، بلین روپے کا ان کے پیچھے بنکنگ ہوتا ہے۔ لیکن اس کی بجائے کہ ہم اس حکومت کی تعریف کریں۔ ان کے اس اقدام کو اچھے طریقے سے پیش کریں۔ اس کو غلط طریقے سے پیش کیا جا رہا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ چیز زیر بحث آئے تاکہ قوم کو اس کے متعلق پتہ لگے۔ شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: حاجی ملک فرید اللہ خان صاحب۔

ملک فرید اللہ خان: اس معزز ایوان کے سامنے جو واقعات بیان ہو رہے ہیں۔ اس کا تعلق ہمارے علاقے کے ساتھ ہے۔ اس لیے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ پس منظر اس معزز ایوان کے سامنے رکھ دیا جائے۔ جس

کی وجہ سے یہ حالات پیدا ہوئے اور حکومت نے ان لوگوں کے خلاف ایکشن لیا، سینیٹر طارق چوہدری صاحب نے جو مہمند ایجنسی کا واقعہ بیان کیا ہے وہ غالباً صحیح نہیں ہے ان کو اس کا صحیح علم نہیں تھا۔ چند لوگوں نے ضلع میں قتل کیا، اور اس کے بعد وہ مہمند ایجنسی میں مقیم ہو گئے۔ جناب والا! قبائلی رواج اور ایف سی آر کے مطابق حکومت نے ان لوگوں کو نوٹس دیا جن کے پاس ان مفروروں نے پناہ لی، کہ ایف سی آر۔ کے مطابق آپ ان لوگوں کو ہمارے حوالے کر دیں، نہیں تو ان کے good conduct کی ضمانت دے دیں۔ جس وقت پولیٹیکل انتظامیہ اس ملک صاحب کے گھر گئی تو انہوں نے فائرنگ کی، جس سے حکومت کے چار آدمی قتل ہوئے تو اس کے بعد اس کے سوا کوئی چارہ کار ہی نہیں تھا کہ حکومت ان لوگوں کے خلاف کاروائی کرتی، لہٰذا یہ بالکل غلط ہے کہ صوبہ سرحد کے گورنر نے کوئی ذاتی دشمنی یا عناد کی بناء پر ان لوگوں کے خلاف ایکشن لیا، یہ واقعات صحیح نہیں ہیں۔

خیبر ایجنسی کا جو معاملہ ہے اس کا ایک بہت لمبا اور تاریخی پس منظر ہے ولی خان کوکی خیل ۱۹۵۲ء میں بھی افغانستان گیا، اس کے مکان پر گولہ باری ہوئی اور اسے مسمار کر دیا گیا، کیوں کہ یہ وہ شخص ہے جو پاکستان کے قیام سے لے کر اب تک پاکستان کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا، یہی ایک وجہ تھی کہ ۱۹۵۲ء میں اس کے خلاف ایکشن لیا گیا اور اس کے گھر کو مسمار کیا گیا اس ایکشن کا تعلق ہیروئن کی لیبارٹریوں سے تھا، اور ہیروئن کے متعلق تمام ملک اس سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کا بھی یہی موقف ہے کہ ہیروئن اور Narcotics کے خلاف جہاد کیا جائے۔ صوبہ سرحد کی حکومت نے جب ان ۸۴ لیبارٹریز کو تباہ کیا تو یہ سمگلر ولی خان کو استعمال کرنے لگے اس کو رقم دی اور رقم کے لالچ میں اس نے اس مسئلے کو ہوا دی کہ حکومت نے اس معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے جو قبائیلیوں اور حکومت کے درمیان طے پایا تھا۔ اور جس پر قائد اعظم کے بھی دستخط موجود تھے۔

جہاں تک یہ ہے کہ اس معاملے میں دلچسپی نہیں لی گئی یا انتظامیہ نے اس

میں کوتاہی کی ہے یا کچھ ہو گئی ہے وہ اتنی نہیں ہے کیونکہ ولی خان کوکی خیل کے پاس جرگے بھیجے گئے اس کے پاس قبائلی علاقے کے مذہبی پیشوا بھیجے گئے، اس کے پاس دیگر ایجنسیوں کے ساتھ ملکان کو بھیجا، ولی خان کوکی خیل نے اس کے برعکس ببرک کارمل کی پٹھو حکومت سے رابطہ قائم کیا، اپنے بیٹے کو لویۂ جرگہ میں پانچسو آفریدی قبائل اور شنواریوں کے ساتھ شمولیت کے لئے بھیجا، اور جب یہ لوگ واپس آئے تو کثیر تعداد میں رائفلیں خیبر ایجنسی میں لے آئے۔ اور یہ ایسی صورت حال تھی اگر حکومت اس کا بروقت نوٹس نہ لیتی تو ایسے مسائل دوسرے ایجنسیوں میں بھی رونما ہو سکتے تھے۔ ہم اس کی مذمت کریں گے کہ وہ لوگ افغانستان کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں کھلے بندوں وہاں سے اسلحہ اور پیسہ لاتے ہیں اور قبائلی علاقے کا امن وامان درہم برہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایف سی آر کے تحت وہاں پولیس سٹیشن نہیں ہے کہ وہاں تھانے دار جائے اور کسی کو گرفتار کرے۔ اس کو نوٹس دیا گیا کہ وہ غیر ملکی ایجنٹوں کے ہاتھ میں نہ کھیلے جناب والا! اس کے گھر کو مسمار کیا گیا ہے۔ جناب والا! قبائل ملک کے خیر خواہ ہیں اور وفادار ہیں اور وہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ دوسرے قبائل ولی خان کوکی خیل کے ساتھ یا افغانستان چلے جائیں گے یا خاکم بدہن پاکستان کو کوئی خطرہ ہے اگر وہ Adjournment Motions یہاں پیش ہوتے رہے تو اس سے صرف ان لوگوں کو شہ ملے گی جو سمگلر ہیں کارچور ہیں یا جو پاکستان کی سالمیت کے خلاف ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب فضل آغا صاحب، (موجود نہیں ہیں، وزیر متعلقہ جناب سید قاسم شاہ صاحب،

(وزیر برائے ریاستیں و سرحدی علاقات و امور کشمیر)

سید قاسم شاہ: جناب والا! یہ جو آٹھ تحریک التوا ہیں ان کا مضمون کچھ اور تھا لیکن یہ یہاں اس طرح بیان کی گئیں اب میرے لئے مشکل ہے کہ میں ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ جواب دوں اگر مجھے اجازت دیں تو یہ تحاریک التوا جو

اس معزز ایوان میں پیش کی گئیں ہیں اور جس طرح مختلف اراکین سینٹ نے ان پر اظہار خیال کیا، اس میں تین چیزیں ہیں پہلی چیز یہ ہے کہ قبائلی علاقے کی اپنی ایک نوعیت ہے وہاں پاکستان بننے کے بعد جو قانون نافذ ہے ان کے ساتھ جو معاہدے ہیں مجھے یقین ہے کہ بیشتر اراکین سینٹ کے علم میں ہے۔ لیکن میرے لئے خوشی کی بات یہ ہے کہ اسی سینٹ کے دو معزز اراکین پیر عباس شاہ نے اور ملک فرید اللہ خان نے تحریک التواء کے جواب میں تو جواب دیا ہے لیکن میں حکومت کی طرف سے مزید اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالوں گا۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ افغانستان کے اندر اور قبائلی علاقے کے اندر افغانستان کے کچھ ایسے عناصر جو پاکستان کے خلاف آج ہی سے نہیں، بلکہ پاکستان بننے کے بعد سے موجود ہیں اور وہ افغان حکومت کی شہ پر مختلف وقتوں میں مختلف ایسی حرکتیں کرتے ہیں جو پاکستان کی حکومت کے لئے پاکستان کے عوام کے لئے اور ان قبائل کے لئے جو پاکستان کے ساتھ ہیں ہمیشہ تشویشناک ہوتی ہیں۔ ان کے لئے آج کل کے حالات میں جب کہ ۳۰ لاکھ افغان مہاجرین بیشتر ان میں سے تقریباً ۶/۷ لاکھ افغان مہاجرین قبائلی علاقوں میں اس وقت مختلف کیمپوں میں رہ رہے ہیں اور باقی جو ہیں وہ صوبہ سرحد، بلوچستان اور پنجاب میں ہیں۔ یہ حرکتیں اور بھی تشویشناک ہیں اب یہاں تحریک التواء میں یہ ذکر کیا گیا کہ جناب کچھ لوگ افغان توپ خانے سے، یا جہازوں سے مارے گئے ہیں یا زخمی ہو گئے ہیں اس میں کوئی شبہ کی بات نہیں ہے لیکن بات کو سمجھنا اور بات کو آگے بڑھانا میں سمجھتا ہوں معزز ایوان اور اس کے اراکین کا فرض ہے۔

جیسے انہوں نے کہا کہ اخبارات میں خبر آئی ہے تو اخبارات میں بعض ایسی خبریں آتی ہیں جس سے پوری قوم پریشان ہو جاتی ہے اسی طرح یہاں بھی یہ ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پچھلے دنوں کی بات ہے اگرچہ اس کا اس کے ساتھ تعلق نہیں لیکن یہ ضروری ہے جس طرح یہاں یہ سینٹ میں discuss کیا گیا۔ پچھلے ایک سال سے تقریباً یہاں اخبارات میں ہتھوڑا گروپ کا

بڑا چرچا ہو رہا تھا جس سے ہر گھر کے لوگ پریشان تھے کہ شاید کوئی ہتھوڑے والے رات کو ہم پر حملہ آور نہ ہو جائیں۔ اس کو اخبارات میں اتنا اچھالا گیا کہ پورے پاکستان کے لوگ پریشان ہو گئے تھے لیکن فرنٹیئر کے اندر ایک کیس جس کو ہتھوڑا گروپ سے منسوب کیا گیا اور اس کی باقاعدہ تفتیش ہونے کے بعد اس کا ملٹری ٹرائل ہوا اور وہ لوگ بے نقاب ہوئے اور وہ کوئی ہتھوڑا گروپ نہیں تھا بلکہ وہ بالکل آپس میں خاندانی دشمنی تھی۔ لیکن میں نے اخبارات میں پڑھا اور مجھے یہ افسوس ہوا اور آج اس واقعہ کو اس کے ساتھ ملاتا ہوں کہ جن لوگوں نے اس کیس کو trace کیا وہ لوگ قابل مبارکباد تھے اس کا اس طرح تذکرہ نہیں ہوا۔

یہی بات یہاں ہے کہ اس تحریک کے اندر بعض معزز اراکین نے اس بات کو بڑا خطرناک، خوف ناک اور ملک کی سلامتی کے خلاف قرار دیا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ ۳۰ لاکھ افغان مہاجرین انسان دوستی، اسلامی اخوت اور بھائی چارے کے ساتھ پاکستان میں موجود ہیں روس سپر پاور ہے۔ وہ بھی ان کی مخالفت کرتی ہے افغانستان کی حکومت کی طرف سے آئے دن ایسے واقعات ضرور ہوتے ہیں ان کے جہازوں سے گولہ باری بھی ہوتی ہے۔ ان کا توپخانہ بھی چلتا ہے اور بہت معمولی جانی و مالی نقصان بھی ہوئے ہیں لیکن حکومت قطعاً اس سے بے خبر نہیں ہے جو مقامی انتظامیہ ہے وہ صوبہ سرحد کی ہے یا ہمارے پولیٹیکل حکام ہے وہ ان سے بڑے احسن طریقے سے نمٹ رہے ہیں اور جس طرح یہاں یہ کہا گیا کہ ملٹری ایکشن ہوا ہے ایسا کوئی نہیں ہوا ہے جو پریشان کن ہو جس طرح سے ملک فرید اللہ خاں نے بتایا کہ اگر پاکستان کے کسی حصے میں، کیونکہ قبائلی علاقہ بھی پاکستان کا حصہ ہے کوئی شرپسند عناصر وہ خواہ سمگلر ہوں وہ ہیروئن کے کاروبار میں ملوث ہوں یا وہ افغانستان سے اسلحہ لاتے ہوں یا پیسہ لاتے ہوں یا یہاں ملک کے اندر کوئی ایسی منافرت پھیلاتے ہوں ان کے خلاف کوئی ایکشن بھی ہو وہ خواہ سکاؤٹس کے

ذریعے ہو، فوج کے ذریعے ہو، یا پولیس کے ذریعے ہو، یا وہاں کی ملیشیا کے ذریعے ہو تو اس کو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ ملک کی سلامتی کے خلاف ہے بلکہ یہ اس ملک کی سلامتی کے عین مطابق ہے۔

حکومت سرحد کی طرف سے جو اطلاع موصول ہے اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ حکومت کی طرف سے ان کچھ شرپسند عناصر کے خلاف کچھ کاروائی کی گئی ہے جو بڑی احسن طریقے سے آگے بڑھی ہے اور اللہ کی مہربانی سے ان عناصر کی سرکشی کو کافی حد تک کچلا گیا ہے میں ہاؤس کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ جو آٹھ کی آٹھ تحاریک التواء ہیں اس پر میں حکومت کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ کوئی ایسی تشویش کی بات نہیں ہے حالات حکومت کے بالکل کنٹرول میں ہیں۔ اور یہ کہ کوئی ایکشن بھی ہو ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم جذبات میں آ کر یہ کہیں کہ نو افغان مہاجرین مارے گئے تین زخمی ہو گئے ہیں کسی جگہ جہاز نے گولہ پھینک دیا تو اس کے against ہم یہ کہیں کہ کوئی مقابلہ شروع ہو گیا کیونکہ ۳۰ لاکھ افغان مہاجرین موجود ہیں یہ بہت اہم اور نازک مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ اس ایوان میں بھی اور نیشنل اسمبلی میں بھی discuss ہوا ہے اور جس طرح حکومت کی پالیسی ہے اور انشاءاللہ یہ احسن طریقے سے سرانجام پائے گا۔ اس امید پر ہم آگے بڑھ رہے ہیں اور انشاءاللہ اب مجھے یقین ہے کہ اس ایوان کے معزز اراکین جنہوں نے اس بارے میں تحاریک التواء پیش کی ہیں مطمئن ہو گئے ہوں گے اور وہ اس کو پریس نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیرمین: جیسے وزیر صاحب نے یقین دلایا ہے میرے خیال میں معزز اراکین اس کو پریس نہیں کرتے۔

ایک محرک رکن: میں اپنی تحریک کو پریس نہیں کرتا چونکہ Discussion ہو گئی ہے ـــ

انجینئر سید محمد فضل آغا: چونکہ معزز وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ حکومت اسے احسن طریقے سے حل کر رہی ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ معاملہ زیادہ طول نہیں پکڑے گا۔ اس لیے ہم فی الوقت اس کو پریس نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی چیرمین: معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے پریس نہیں کیا۔ اور اس لئے یہ ساری تحاریک ختم ہوگئیں اور وقت بھی ختم ہو گیا ہے۔

Shaikh Ejaz Ahmad : Point of Order, Sir. I was assured yesterday that my adjournment motion which relates to similar Afghan problem will be taken up today. Since I am leaving for Karachi tomorrow I will request that 2 or 3 minutes may kindly be allotted to me just to read out my adjournment motion so that.....(interruption).

Mr. Deputy Chairman : Regarding.?

Shaikh Ejaz Ahmad : Regarding the 'Time' magazine which has published a very objectionable article against the arms being supplied to the Pakistan Army.

Mr. Deputy Chairman : No. With due respect, now the time is over.

Shaikh Ejaz Ahmad : Right, Sir.

سید عباس شاہ: کل کا ٹائم گیا ہے؟

جناب ڈپٹی چیرمین: نہیں جی ابھی تو آپ نے بہت سے کام کرنے ہیں۔ بل پاس کرنے ہیں ابھی تو ایڈجرنمنٹ موشنز کا وقت ختم ہوا ہے ابھی legislative business ہے۔ وزیر عدل و انصاف جناب اقبال احمد خان صاحب shall move the motion.

THE LOANS FOR AGRICULTURAL PURPOSES (AMENDMENT) BILL, 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Mr. Chairman, with your kind permission I beg to move :

"That the Bill further to amend the Loans of Agricultural Purposes Act, 1973 to be called the Loans for Agricultural

Purposes (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That the Bill further to amend the Loans of Agricultural purposes Act, 1973 to be called the Loans for Agricultural Purposes (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried).

Mr. Deputy Chairman : Now, Clause 2 of the Bill will be moved.

ایوان کی اطلاع کی خاطر اب سیکنڈ ریڈنگ ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین! اس قانون میں جو ترمیم کی جا رہی ہے وہ تقریباً وہی ہے جو کہ باقی میں بھی کی جا رہی ہے جو آگے آ رہی ہیں ان پر ہمیں کوئی اصولی اعتراض نہیں ہے لیکن صرف ایک اہم چیز ہے جس کی طرف آپ کی توجہ اور آپ کے توسط سے ایوان اور خاص طور پر حکومت کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ تمام ہی قوانین میں لفظ Finance کا اضافہ کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں بینکنگ ٹریبونل آرڈیننس ۱۹۸۴ء میں Finance کی جو تعریف دی گئی ہے اسے گویا کہ شامل کیا گیا ہے اور ایک حیثیت سے گویا یہ مفید اور مبارک اضافہ ہے۔ اس طرح سود کے مقابلہ میں جو بلا سودی Financial Instruments حکومت نے اختیار کئے ہیں اب ان کو بھی ایگریکلچر کے میدان میں کوآپریٹیو بینکوں میں استعمال کر سکیں گے۔ اس حیثیت سے ایک مفید اور قابل قدر اور قابل مبارکباد چیز ہے البتہ ایک چیز جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو متبادل کمرشل Instruments ہم نے اختیار کئے ہیں بد قسمتی سے ان میں سے ایک مارک اپ اور مارک ڈاؤن جس کو شریعت نے صرف غیر معمولی حالات میں استعمال

کرنے کی اجازت دی تھی اور یہی بابت اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ میں پینل آف اکانومسٹ کی رپورٹ میں اور دوسرے مقامات پر ظاہر کی گئی ہے لیکن اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ جتنا کام کیا جا رہا ہے اس کا تقریباً ۸۰ فیصد صرف اس ایک راستہ سے کیا جا رہا ہے جو دراصل exception تھی تو میں اس موقع پر حکومت کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم فی الحقیقت Islamic financial instruments کو رائج کرنا چاہتے ہیں تو پھر جو exceptional چیزیں ہیں ان پر انحصار کرنے کی بجائے کوشش کی جائے کہ جو اصل متبادل ہیں ان کو رائج کیا جائے گو میں اس تبدیلی پر اعتراض نہیں کر رہا ہوں لیکن میں اس موقع پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ finance کی نئی تعریف جو آپ نے کی ہے اور جواب اس قانون اور دوسرے قوانین کا حصہ ہو گی اس کے استعمال میں اس امر کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے۔

Mr. Hasan A. Shaikh : Sir, I am not opposing this clause. But I will invite the attention of the Law Minister to the definition of the word 'finance' as appearing in the Banking Tribunals Ordinance particularly the latter part of it says : "also includes guarantees, indemnities and other obligations." Now guarantees and indemnities are not given by the borrower. Therefore, it cannot be a part of the Loans or Advances. But I suggest to the Law Minister he may examine it in this case at his leisure and convenience and consider whether any amendment would be required in the definition of the term of 'finance', while I am not opposing clause (2) here.

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین! میں معزز سینیٹر کا شکر گذار ہوں کہ انہوں نے بڑے اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ میں معزز سینیٹر جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب کا شکر گذار ہوں۔ جن خیالات کا اظہار انہوں نے فرمایا ہے میں جناب وزیر خزانہ، جو کہ اس وقت ملک سے باہر ہیں ان کی خدمت میں پیش کر دوں گا تاکہ وہ ان امور کی طرف توجہ دیں جن کی طرف جناب معزز سینیٹر پروفیسر خورشید احمد صاحب نے توجہ دلائی ہے جہاں تک دوسرے معزز

سینیٹر جو کہ کراچی سے ہیں واجب الاحترام جناب حسن اے شیخ صاحب کا
ارشاد ہے تو میں عرض کروں گا کہ انہوں نے یہ تعریف Banking Turbunal Ordinance سے
borrow کی ہوئی ہے میں اس آرڈیننس کو examine
کروں گا اور اگر کسی تبدیلی کی ضرورت ہوئی تو انشاءاللہ اس قانون کے اندر
مناسب ترمیم کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ شکریہ۔

Mr. Deputy Chairman : Now I put clause 2 of the Bill. The motion before the House is :

"That clause 2 shall form part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : clause (2) stands part of the Bill.

The question before the House is :

"That clause 1, Preamble and the short Title stand part of the Bill."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : Clause (1), the Preamble and the Short Title form part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Mr. Chairman, with your permission, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Loans for Agricultural Purposes Act, 1973 to be called the Loans for Agricultural Purposes (Amendment) Bill, 1985, be passed."

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That the Bill further to amend the Loans for Agricultural Purposes Act, 1973 (XL-II) of 1973, the Loans for Agricultural Purposes Amendment bill, 1985, be passed."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : The Bill is passed. Thank you very much.

Now we take up the second Bill.

THE ESTABLISHMENT OF THE FEDERAL BANKS FOR COOPERATIVES AND REGULATION OF COOPERATIVE BANKING (AMENDMENT) BILL 1985

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, with your kind permission, I beg to move :

> That the Bill further to amend the Establishment of Federal Banks for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking Act, 1977, to be called the Establishment of the Federal Banks for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

> That the Bill further to amend the Establishment of Federal Banks for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking Act, 1977, to be called the Establishment of the Federal Banks for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking (Amendment) Bill, 1985, as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried).

Mr. Deputy Chairman : Now we take the Bill clause by clause. The motion before the House is :

"That clause 2 forms part of the Bill".

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : Clause 2 stands part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : Now Sir, the question would be that Clause (1), Preamble and Short Title to form part of the Bill, the question be put kindly.

Mr. Deputy Chairman : The question before the House is :

"That Clause 1, Preamble and Short Title form part of the Bill."

(The motion was adopted.)

Mr. Deputy Chairman : Clause 1, Preamble and Short Title form part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmad Khan : Sir, with your kind permission I beg to move :

"That the bill further to amend the establishment of the Federal Bank for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking Act, 1977 (IX of 1977). The Establishment of the Federal Bank for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking (Amendment) Bill, 1985 be passed."

Mr. Deputy Chairman : The Motion before the House is :

"That the bill further to amend the establishment of the Federal Bank for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking Act, 1977 (IX of 1977). The Establishment of the Federal Bank for Cooperatives and Regulation of Cooperative Banking (Amendment) bill, 1985 be passed."

(The motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : The Bill is passed.

THE AGRICULTURAL DEVELOPMENT BANK (AMENDMENT) BILL, 1985.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : Sir, my next Motion is :

"That the Bill further to amend the Agricultural Development Bank Ordinance, 1961 (IV of 1961) [The Agricultural Development Bank (Amendment) Bill 1985], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

Mr. Deputy Chairman : The Motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Agricultural Development Ordinance, 1961 (IV of 1961) [The Agricultural Development Bank (Amendment) Bill 1985], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once."

(The Motion was carried.)

Mr. Deputy Chairman : Now we take the Bill clause by clause. The question before the House is :

"That Clause 2 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : Clause 2 forms part of the Bill.

The question before the House is :

"That Clause 3 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : Clause 3 forms part of the Bill.

The question before the House is :

"That Clause 4 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : Clause 4 forms part of the Bill.

The question before the House is :

"That Clause 5 forms part of the Bill."

(The Motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : Clause 5 forms part of the Bill.

The question before the House is :

"That Clause 1, the Preamble and Short Title forms part of the Bill."

(The Motion was adopted.)

Mr. Deputy Chairman : Clause 1, the Preamble and Short Title forms part of the Bill.

Mr. Iqbal Ahmed Khan : Sir, I beg to move :

"That the Bill further to amend the Agricultural Development Bank Ordinance, 1961 (IV of 1961). [The Agricultural Development Bank (Amendment) Bill, 1985] be passed."

Mr. Deputy Chairman : The Motion before the House is :

"That the Bill further to amend the Agricultural Development Bank Ordinance, 1961 (IV of 1961). [The Agricultural Development Bank (Amendment) Bill, 1985] be passed."

(The Motion was adopted).

Mr. Deputy Chairman : The Bill is passed.

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین! میں آپ کا اور معزز ایوان کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس Legislation میں حصہ لیا اور یہ بل جس کا بنیادی مقصد Islamisation سے متعلق ہے یعنی کوشش کی جائے جہاں تک ہو سکے کہ ان قوانین میں جو شقیں اسلام کے خلاف ہوں ان کو اسلام کے مطابق کیا جائے۔ اس سلسلے میں جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب نے کچھ مفید مشورے دیئے ہیں ان پر بھی پوری توجہ دی جائے گی سنیٹر جناب حسن اے شیخ صاحب نے بھی رہنمائی کی ہے اس سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔ اور مجھے توقع ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس معزز ایوان کے تعاون کے ساتھ ملک کے اندر جو بھی نظام غیر اسلامی یا اسلامی اصولوں کے خلاف

ہو گا انشاءاللہ جلد ہی ان تمام قوانین کو درست کر دیا جائے گا۔ اور جن مقاصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا اور وہ معاشرہ جو قرآن وسنت کے مطابق ہو گا اس ملک میں قائم کر لیا جائے گا۔ جس سے اس ملک کے عوام استفادہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی ہمیں حاصل ہو گی اور جب اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو گی تو انشاءاللہ ملک بھی ترقی کرے گا اور ملک کے لئے جن لوگوں نے قربانیاں دی تھیں وہ بھی رنگ لائیں گی میں جناب والا! آپ کا بھی شکر گذار ہوں کہ آپ نے بڑی تحمل مزاجی کے ساتھ آج کے اجلاس کو چلایا اور بعض مشکل حالات میں بھی تدبر کے ساتھ گتھیوں کو سلجھایا اور ہمیں توقع ہے کہ آپ کی رہنمائی میں آئندہ بھی اس ایوان کا کام بخیر وبخوبی انجام پائے گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیرمین : میں تمام وزرا صاحبان اور معزز اراکین کا بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے آج کے اس مشکل مرحلہ میں میری راہنمائی فرمائی اور میری مدد بھی فرمائی۔ کیونکہ میں اس معاملے میں اناڑی تھا اور نابلد تھا اس لئے میں ان کا بڑا شکر گذار ہوں۔ اس کام میں بڑی دیر لگ گئی اس لئے پریس کا بھی شکر گذار ہوں کیونکہ ان کا بھی کام بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر حضرات کا بھی ممنون ہوں۔ اب اجلاس کو ملتوی کیا جاتا ہے اب سینٹ کا اجلاس کل ۱۲- دسمبر کو صبح ۱۰ بجے دوبارہ ہو گا۔ اور کل پرائیویٹ ممبرز ڈے ہو گا۔ کیا کل وقفہ سوالات ہے۔

جناب اقبال احمد خان : جی ہاں۔

جناب ڈپٹی چیرمین : آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ کل وقفہ سوالات بھی ہو گا کیونکہ عام طور پر پرائیویٹ ممبرز ڈے والے دن وقفہ سوالات نہیں ہوتا۔

ایک معزز رکن : ہفتہ کو اجلاس صبح ہو گا یا شام ہو گا۔

جناب ڈپٹی چیرمین : اس کا فیصلہ کل کریں گے۔ اجلاس ملتوی کیا جاتا ہے

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, December 12, 1985.]

PCPPI–2202(86)/Senate–21-1-87–300.